Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
63

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
18

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

یکم رجب 1435 ہجری یکم ہجرت 1393 ہش یکم مئی 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس
وبارك لنا في عمره وامره۔

اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحتِ عام کے لئے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمۂ اسلام و اشاعتِ نُورِ حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز اُن کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا۔ تعجب تو اس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامی دین اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہوں گا اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نُور ہونے نہیں دُوں گا۔ وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور اِن اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چُپ رہتا اور اپنے اُس وعدہ کو یاد نہ کرتا جس کو اپنے پاک کلام میں مؤکّد طور پر بیان کر چکا تھا۔ پھر میں کہتا ہوں کہ اگر تعجب کی جگہ تھی تو یہ تھی کہ اُس پاک رسول کی یہ صاف اور کھلی کھلی پیشگوئی خطا جاتی جس میں فرمایا گیا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر خدا تعالیٰ ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہے گا کہ جو اسکے دین کی تجدید کریگا (۱) سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اور اپنے رسول کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پورا کر کے دکھلایا بلکہ آئندہ کے لئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔ اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجا لاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بیشمار روحیں اُس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پالیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اُٹھانا یا نہ اُٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے مَیں رُک نہیں سکتا کہ مَیں وہی ہوں **جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا** تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے .... پس ہر ایک کو چاہیئے کہ اس سے انکار کرنے میں جلدی نہ کرے تا خدا تعالیٰ سے لڑنے والا نہ ٹھہرے۔ دنیا کے لوگ جو تاریک خیال اور اپنے پُرانے تصوّرات پر جمے ہوئے ہیں وہ اس کو قبول نہیں کریں گے مگر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جو اُن کی غلطی اُن پر ظاہر کر دے گا۔ ’’**دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہیں کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔**‘‘ یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور ربِّ جلیل کا کلام ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اُن حملوں کے دن نزدیک ہیں۔ مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہوں گے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گی۔ بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اترے گی اور یہودیوں سے سخت لڑائی ہوگی۔ وہ کون ہیں؟ اس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ہے اُن سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کرے گی اور یہودیّت کی خصلت مٹا دی جائے گی اور ہر ایک حق پوش دجّال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حُجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا اور سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اُسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اُس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لیے ساری ذلّتیں قبول نہ کر لیں۔ **اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔** یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اَب چاہتا ہے۔ (روحانی خزائن جلد ۳ فتح اسلام صفحہ ۶ تا ۱۱)

---

(۱) (حاشیہ کیلئے روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۶ ملاحظہ فرمائیں)

123 واں جلسہ سالانہ قادیان 26-27 اور 28 دسمبر 2014ء کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 123 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے لئے مورخہ 26-27 اور 28 دسمبر 2014ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر اخبار ''منصف'' حیدر آباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 17

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کر دیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف کا بھی دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

مرزا کے ''دلائل'' یعنی پیشین گوئیاں اور ان کا حشر کے عنوان سے معترض مبارک پوری صاحب نے لکھا:

''مرزا نے 1882ء سے اپنی موت 1908ء تک اپنے فضائل و کمالات اور مناصب و درجات کی بابت ملہم مامور من اللہ مجدد امام زماں، مثیل مسیح، مسیح موعودؑ مہدی معہود اور نبی و رسول وغیرہ ہونے کے جو لمبے چوڑے دعوے کر رکھے تھے ظاہر ہے کہ جب تک ان کے جلو میں عظیم الشان ''دلائل'' کے لشکر نہ ہوتے انہیں کوئی ہوشمند آدمی تسلیم نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے مرزا نے آغاز کار ہی سے فراہمی ''دلائل'' کا بھی بندوبست کر رکھا تھا جن کی حیثیت ٹھیک ٹھیک نشاندہی کے لئے مناسب ترین لفظ ''ہتھکنڈہ'' ہے۔

مرزا کے یہ دلائل کیا تھے؟ بس لے دے کے چند امور کی بابت معمولی درجے کی پیشین گوئیاں تھیں جن کی نوعیت و کیفیت عام نجومیوں کی پیشگوئیوں سے کچھ بھی مختلف نہ تھی لیکن مرزا انہیں اپنی صداقت کے زبردست خدائی نشانات سے تعبیر کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے انہیں بڑے متحدیانہ انداز میں پیش کرتے ہوئے لکھا ہے:

ہمارا صدق یا کذب جانچنے کیلئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر کوئی امتحان نہیں ہوسکتا۔

(آئینہ کمالات اسلام: ص288)

چونکہ مرزا کے دعووں کی حقیقت اور قادیانی مذہب کی اصلیت کے جانچ کا یہی اصل الاصول ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان پیشگوئیوں کو ان کے پس منظر اور نتائج سمیت بلا کم و کاست، ہدیہ قارئین کر دیا جائے تا کہ مرزا کا صدق و کذب خود اس کے اپنے تسلیم کردہ معیار کے مطابق منظر عام پر آجائے اور ہر شخص خود فیصلہ کرے کہ مرزا کے ''یہ خدائی نشانات'' اس کی صداقت کے نشانات ہیں یا اس کے کذب و بطلان کے''

(اخبار منصف مورخہ 29 نومبر 2013)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

معلوم ہوتا ہے جناب معترض کے دل میں رتی بھر بھی خدا کا خوف نہیں تھا اور اس فراست سے بے نصیب تھے جو مومنوں کو عطا ہوتی ہے ورنہ جس طرح سورج کو اپنا وجود ثابت کرنے کیلئے کسی ثبوت یا دلیل کی ضرورت نہیں ویسے ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا ہونے والے نشانات اور روز روشن کی طرح پوری آب و تاب کے ساتھ پوری ہونے والی پیشگوئیاں کسی دنیاوی ثبوت کی محتاج نہیں کیونکہ وہ خدائی تائید و نصرت کے جلو میں دنیا پر جلوہ گر ہوئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو دعاوی خدا تعالیٰ سے خبر پا کر دنیا کے سامنے رکھے ان کے ثبوت کے طور پر ہزارہا نشانات اللہ تعالیٰ نے دکھائے۔ معاندین احمدیت ان نشانات کو ہتھکنڈہ کہیں یا جو جی میں آئے کہیں، حقیقت یہ ہے کہ یہ نشانات اور دلائل ایسے ہیں جن کا سامنا کرنے کی جرأت کسی بڑے سے بڑے معاند احمدیت میں نہ اُس وقت تھی نہ آج ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے۔

اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہے خوف کردگار

مناسب ہوگا کہ صاف دل والوں کیلئے، ہاں اُن صاف دل والوں کیلئے جو خوف کردگار بھی رکھتے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک روشن اور چمکتا ہوا نشان بطور نمونہ بیان کر دیا جائے تا کہ معترض کی بددیانتی کا حال کسی پر پوشیدہ نہ رہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آنے والے امام مہدی کی صداقت کیلئے چاند اور سورج کے رمضان کے مہینے میں مقررہ تاریخوں میں گہنائے جانے کی خبر دی تھی جیسا کہ حضورؐ نے فرمایا:

اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْہُ وَلَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔

(دار قطنی جلد اول صفحہ ۱۸۸)

یعنی ہمارے مہدی کی تائید و تصدیق کیلئے دو نشان مقرر ہیں جو زمین و آسمان کی پیدائش سے اب تک کسی مدعی کی صداقت کے لئے ظاہر نہیں ہوئے اور وہ یہ کہ چاند کو رمضان میں (گرہن کی راتوں میں سے) پہلی رات یعنی تیرھویں تاریخ کو اور سورج کو (گرہن کی تاریخوں میں سے) درمیانی تاریخ یعنی اٹھائیسویں کو گرہن لگے گا۔ اور جب سے کائنات پیدا ہوئی ہے ایسا کسی مدعی (مہدویت) کے وقت میں نہیں ہوا کہ اس کے دعویٰ کے وقت میں رمضان کی ان تاریخوں میں خسوف و کسوف ہوا ہو۔ چنانچہ جب 21 مارچ 1894ء کو چاند اور 6 اپریل 1894ء کو سورج کو رمضان کے مہینہ میں مقررہ تاریخوں پر گرہن لگا اس وقت آپ علیہ السلام کے دعویٰ ماموریت پر 12 سال مکمل ہو چکے تھے۔ مسیحیت و مہدویت کے دعاوی منصۂ شہود پر آچکے تھے۔ سوچنے کا مقام ہے کہ اس قدر طویل مدت تک معاندین احمدیت کے خیال کے مطابق (نعوذ باللہ) حضورؑ خدا پر جھوٹ باندھتے رہے اور خدا آپ کی تائید میں نشانات دکھاتا رہا۔ حیرت ہے معاندین احمدیت کے اس خیال پر! خدا کبھی جھوٹوں کے حق میں نشان نہیں دکھاتا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ مہدویت کے بعد یہ نشان ظاہر ہونا جسے آنحضرتؐ نے مہدی کا نشان قرار دیا آپ کی صداقت کی ناقابل تردید دلیل ہے۔

آپؑ نے ببانگ دہل یہ اعلان کیا کہ یہ نشان اللہ تعالیٰ نے میری صداقت کیلئے ظاہر فرمایا ہے۔ اس نشان کے ظاہر ہونے پر ایک طرف جہاں اہل عرب خصوصاً مکہ والے خوشی سے اُچھلنے لگے کہ امام مہدی کی صداقت کا نشان ظاہر ہو گیا وہیں بعض کور باطن رسول کریمؐ کی اس پیشگوئی کے سچا ہونے پر بجائے خوش ہونے کے افسوس کرنے لگے کہ اب دنیا گمراہ ہوگی اور لوگ مرزا صاحب کو مہدی تسلیم کر لیں گے۔ اس پر حضرت مسیح موعودؑ نے مئی 1894ء میں ''نور الحق'' تصنیف فرمائی جس میں آپؑ نے تحدی سے لکھا کہ خدا تعالیٰ نے یہ نشان صرف میری صداقت کیلئے ظاہر کیا ہے ورنہ تاریخ عالم سے کوئی ایک ہی ایسی مثال پیش کرو کہ کسی شخص نے خدا کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور پھر اس کے زمانہ میں رمضان کی معین تاریخوں میں خسوف و کسوف کا نشان ظاہر ہوا ہو۔ اگر ایسی مثال پیش کر سکو تو میں ایک ہزار روپیہ انعام دوں گا۔ مگر کوئی شخص ایسی نظیر پیش نہ کر سکا۔

آج بھی یہ چیلنج موجود ہے۔ معاندین احمدیت گالیاں تو بہت نکالتے ہیں۔ شور تو خوب بجاتے ہیں۔ بغلیں تو خوب بجاتے ہیں مگر اس طرف نہیں آتے۔ تمام معاندین احمدیت کو کھلی دعوت ہے کہ جیسے ''ہتھکنڈے'' چاہو، شوق سے اپناؤ اور اس کی مثال لاکر دکھادو اور حضرت مسیح موعودؑ کا مقرر کردہ انعام پاؤ۔ اور اگر نہ دکھا سکو اور یقیناً نہ دکھا سکو گے تو خدارا ہوش کے ناخن لو۔ کب تک ضد و تعصب میں ڈوب کر ایک سچے امام مہدی کا انکار کرتے رہو گے۔

معترض نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے متعلق لکھا ہے کہ ان کی نوعیت و کیفیت عام نجومیوں کی پیشگوئیوں سے کچھ بھی مختلف نہ تھی۔

معترض کا یہ خیال سراسر باطل ہے کیونکہ اگر ایک سلیم الفطرت آدمی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر نظر ڈالے گا تو فوراً سمجھ جائے گا کہ ایسی عظیم الشان پیشگوئیاں کرنا کسی عام آدمی کے بس کی بات نہیں۔ نجومیوں کی پیشگوئیاں عام مشاہدہ فطرت کی بنا پر ہوتی ہیں اور ان کے متعلق بھی وہ حتمی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ یہ باتیں ضرور پوری ہو جائیں گی۔ وہ غیب کا علم نہیں دے سکتے۔ غیب کا علم صرف اللہ ہی کو ہے یا جسے وہ اپنے بندوں میں سے چاہے دے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں غیب کی خبروں پر مشتمل تھیں جو آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر دنیا کے سامنے رکھیں۔ اور وہ تمام پیشگوئیاں اپنے وقت پر روز روشن کی طرح پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ ان ہزاروں پیشگوئیوں میں سے بطور نمونہ ایک کا ذکر خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

قادیان کی آریہ سماج کے سیکرٹری لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس اکثر حاضر ہوا کرتے تھے۔ یہ دونوں اصحاب حضرت مسیح موعودؑ کے متعدد آسمانی نشانوں کے گواہ بنے اور آپ نے اپنی کتابوں مثلاً تریاق القلوب اور قادیان کے آریہ اور ہم وغیرہ میں ان کی شہادتیں درج فرمائیں جن کا انکار وہ آریوں کے شدید دباؤ کے باوجود آخری وقت تک نہ کر سکے۔

1870ء میں اللہ تعالیٰ نے لالہ شرمپت کو اسلام کی سچائی کا ایک ایسا زبردست نشان دکھایا کہ انہیں اسلام کی عظمت کا اعتراف کرنا پڑا۔

ہوا یوں کہ لالہ شرمپت کا ایک بھائی لالہ بشمبر داس اور ایک اور ہندو لالہ خوشحال چند نامی ایک مقدمہ میں ماخوذ ہو کر قید کر لیے گئے۔ عدالت عالیہ میں ان دونوں کی اپیل دائر تھی۔ لالہ شرمپت آنحضرتؐ کے معجزات اور پیشگوئیوں کا سخت منکر تھا اور شدت عناد کے باعث اس کا یہ خیال تھا کہ یہ سب پیشگوئیاں مسلمانوں نے خود بنالی ہیں۔

ایک دن اس نے حضرت مسیح موعودؑ سے کہا کہ غیبی خبر اس کو کہتے ہیں کہ آج کوئی یہ بتلا سکے کہ اس ہمارے مقدمہ کا کیا انجام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جواب دیا کہ **غیب تو خاصہ خدا کا ہے اور خدا کے پوشیدہ بھیدوں سے نہ کوئی نجومی واقف ہے نہ رمال نہ فال گیر نہ کوئی اور مخلوق**۔ ہاں خدا جو آسمان و زمین کی ہر ایک شُدنی سے واقف ہے اپنے کامل اور مقدس رسولوں کو اپنے ارادہ اور اختیار سے

(باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس لئے مبعوث ہوئے تھے کہ خدا تعالیٰ کی ایسی معرفت ہم میں پیدا فرمائیں گویا ہم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہیں اور اپنے ہر فعل کو خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے خوف کو سامنے رکھتے ہوئے بجالائیں۔

☆...... ”جو شخص غافل دل اور معرفت الٰہی سے بکلّی بے نصیب ہے وہ کب توفیق پاسکتا ہے کہ صوم اور صلوٰۃ بجالاوے یا دعا کرے یا اور خیرات کی طرف مشغول ہو۔ ان سب اعمال صالح کا محرک تو معرفت ہی ہے“۔

☆...... جب تم کو معرفت ہوگی تو تم گناہ کے نزدیک نہ پھٹکو گے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ یقین بڑھاؤ اور وہ دعا سے بڑھے گا اور نماز خود دعا ہے۔ نماز کو جس قدر سنوار کر ادا کرو گے اسی قدر گناہوں سے رہائی پاتے جاؤ گے“۔

☆...... ”اصلی نعمت جس پر قوتِ ایمان اور اعمال صالحہ موقوف ہے۔ خدا تعالیٰ کا مکالمہ اور مخاطبہ ہے“۔

☆...... ”ایمان کا قوی ہونا یا اعمال صالحہ کا بجالانا اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق قدم اٹھانا یہ تمام باتیں معرفت کاملہ کا نتیجہ ہیں“۔

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے معرفت الٰہیہ کی اہمیت، اس کے حصول اور اس کے ثمرات کا بصیرت افروز تذکرہ)

مکرم عبدالسجان منان دین صاحب آف لندن کی وفات۔ مرحوم کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ حاضر

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 14 مارچ 2014ء بمطابق 14 امان 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 4 اپریل 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

چند جمعے پہلے تک عملی اصلاح کے طریقوں کے بارے میں مَیں نے چند خطبات دیئے تھے جن میں یہ بھی ذکر ہوا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ کو کس طرح پیش فرمایا اور معرفت اور محبت الٰہی کے کیا طریق بتائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے آپ نے کس طرح رہنمائی فرمائی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کا تازہ کلام اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے حق میں جو معجزات و نشانات دکھائے ہیں وہ کس شان سے پورے ہوئے؟ یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کا علم ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کی روشنی میں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ یہ باتیں ہمارے ایمان اور ہمارے عمل میں ترقی کا باعث بنیں۔

سو آج اس سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات اور ارشادات کے کچھ نمونے مَیں پیش کروں گا جن میں معرفت الٰہی کے بارے میں آپ نے رہنمائی فرمائی ہے۔ صرف اس ضمن میں ہی آپ کی تحریرات پیش کی جائیں تو بیسیوں بلکہ اگر گہرائی میں جایا جائے تو سینکڑوں صفحات بھی اس بارے میں مل جاتے ہیں۔ تاہم جیسا کہ مَیں نے کہا آج بطور نمونہ چند اقتباسات آپ کے سامنے رکھوں گا جو اس بارے میں ہماری رہنمائی کرتے ہیں کہ معرفت الٰہی کیا ہے؟ اس میں انبیاء اور اولیاء کا تو ایک مقام ہے ہی، ایک عام مسلمان کا بھی اس میں کیا معیار ہونا چاہئے؟

عموماً مَیں نے ایسے حوالے لینے کی کوشش کی ہے جو آسان ہوں لیکن ان کی زبان یا بعض حوالے سمجھنے مشکل بھی ہو سکتے ہیں۔ بہرحال خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے طریق کی رہنمائی کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”انسان خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے دو چیزوں کا محتاج ہے۔ اول بدی سے پرہیز کرنا۔ دوم نیکی کے اعمال کو حاصل کرنا۔ اور محض بدی کو چھوڑنا کوئی ہنر نہیں ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ جب سے انسان پیدا ہوا ہے یہ دونوں قوتیں اس کی فطرت کے اندر موجود ہیں۔ ایک طرف تو جذباتِ نفسانی اس کو گناہ کی طرف مائل کرتے ہیں اور دوسری طرف محبت الٰہی کی آگ جو اس کی فطرت کے اندر مخفی ہے وہ اس گناہ کے خس و خاشاک کو اس طرح پر جلا دیتی ہے جیسا کہ ظاہری آگ ظاہری خس و خاشاک کو جلاتی ہے۔ مگر اس روحانی آگ کا افروختہ ہونا جو گناہوں کو جلاتی ہے“ (یعنی اس کا بھڑکایا جانا جو گناہوں کو جلاتی ہے) ”معرفت الٰہی پر موقوف ہے“۔ (معرفت الٰہی ہوگی تو تب ہی یہ جل سکتی ہے اسی پر اس کا انحصار ہے) ”کیونکہ ہر ایک چیز کی محبت اور عشق اس کی معرفت سے وابستہ ہے۔ جس چیز کے حسن اور خوبی کا تمہیں علم نہیں تم اس پر عاشق نہیں ہو سکتے۔ پس خدائے عزّوجل کی خوبی اور حسن و جمال کی معرفت اس کی محبت پیدا کرتی ہے اور محبت کی آگ سے گناہ جلتے ہیں۔ مگر سنّت اللہ اِسی طرح پر جاری ہے کہ وہ معرفت عام لوگوں کو نبیوں کی معرفت ملتی ہے اور ان کی روشنی سے وہ روشنی حاصل کرتے ہیں اور جو کچھ ان کو دیا گیا وہ ان کی پیروی سے سب کچھ پا لیتے ہیں“۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 62)

پھر آپ نے یہ بھی واضح فرمایا کہ مَیں نے تمام مذاہب کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے (جائزہ لیا ہے) اور اس کے بعد مَیں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس وقت اسلام ہی ہے جو خدا تعالیٰ کی حقیقی معرفت ہر زمانے میں پیدا کر سکتا ہے کیونکہ یہی ایک ایسا مذہب ہے جس کا نبی بھی زندہ ہے۔ جس کی تعلیم زندہ ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم پر اللہ تعالیٰ کا کلام بھی اتر سکتا ہے اور انوار الٰہی کے دروازے بھی کھل سکتے ہیں اور ان سے تم فیض پا سکتے ہو۔

(ماخوذ از حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 63 تا 65)

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ اسلام کی حقیقت اور معرفت الٰہی کا ایک تعلق ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

”علم اور معرفت کو خدا تعالیٰ نے حقیقت اسلامیہ کے حصول کا ذریعہ ٹھہرایا ہے اور اگرچہ حصول حقیقت اسلام کے وسائل اور بھی ہیں جیسے صوم و صلوٰۃ ہے اور دعا اور تمام احکام الٰہی جو چھ سو سے بھی کچھ زیادہ ہیں لیکن علم عظمت و وحدانیت ذات اور معرفت شیون و صفات جلالی و جمالی حضرت باری عزّ اسمہ وسیلۃ الوسائل اور سب کا موقوف علیہ ہے“۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت کا علم، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا علم، اللہ تعالیٰ کے نشانوں کی معرفت حاصل کرنا، اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت حاصل کرنا ان سب کا انحصار اس بات پر ہے اور یہی ایک ذریعہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اس طرح جانا جائے جس طرح اس کے پہچانے جانے کا حق ہے۔) فرمایا کہ: ”کیونکہ جو شخص غافل دل اور معرفت الٰہی سے بکلّی بے نصیب ہے وہ کب توفیق پا سکتا ہے کہ صوم اور صلوٰۃ بجالاوے یا دعا کرے یا اور خیرات کی طرف مشغول ہو۔ ان سب اعمال صالح کا محرّک تو معرفت ہی ہے اور یہ تمام دوسرے وسائل دراصل

اسی کے پیدا کردہ اور اس کے بنین و بنات ہیں‘‘۔ (یعنی کہ اس کے بچّے ہیں) ’’اور ابتدا اس معرفت کی پرتو اسم رحمانیت سے ہے۔‘‘ (یعنی اللہ تعالیٰ کی معرفت کی جو ابتدا ہے وہ اس کے اسم یا اس کی رحمانیت کی جو صفت ہے اس سے ہے)۔ ’’نہ کسی عمل سے نہ کسی دعا سے بلکہ بلاعلّتِ فیضان سے صرف ایک موہبت ہے‘‘۔ (یعنی بغیر کسی علّت فیضان کے، بغیر کسی فیض پانے کے سبب کے، صرف اللہ تعالیٰ کی عطا سے یہ ملتی ہے اور یہ رحمانیت ہے۔) فرمایا: ’’یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَیُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مگر پھر یہ معرفت اعمال صالحہ اور حسن ایمان کے شمول سے زیادہ ہوتی جاتی ہے‘‘۔ (پہلی بات تو یہ کہ یہ معرفت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمانیت سے ملتی ہے لیکن جب یہ معرفت مل جائے تو اس کے بعد کیا ہو اور اس میں آدمی کو پھر کیا کرنا چاہئے۔ اعمال صالحہ بجالانے کی ضرورت ہے اور ایمان میں اَور خوبصورتی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جب ایمان کی خوبصورتی ہوگی اور اعمال صالحہ ہوں گے تو پھر اس معرفت میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔) ’’یہاں تک کہ آخر الہام اور کلام الٰہی کے رنگ میں نزول پکڑ کر تمام صحن سینہ کو اس نور سے منور کر دیتی ہے جس کا نام اسلام ہے‘‘۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 187 تا 189)

پھر اللہ تعالیٰ کی معرفت، گناہوں سے نجات، نیکیوں کی توفیق اور دعا کے معیار کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’اصل حقیقت یہ ہے کہ کوئی انسان نہ تو واقعی طور پر گناہ سے نجات پا سکتا ہے اور نہ سچے طور پر خدا سے محبت کر سکتا ہے اور نہ جیسا کہ حق ہے اس سے ڈر سکتا ہے جب تک کہ اسی کے فضل اور کرم سے اس کی معرفت حاصل نہ ہو اور اس سے طاقت نہ ملے۔ اور یہ بات نہایت ہی ظاہر ہے کہ ہر ایک خوف اور محبت معرفت سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ دنیا کی تمام چیزیں جن سے انسان دل لگاتا ہے اور ان سے محبت کرتا ہے یا ان سے ڈرتا ہے اور دور بھاگتا ہے۔ یہ سب حالات انسان کے دل کے اندر معرفت کے بعد ہی پیدا ہوتے ہیں۔ ہاں یہ سچ ہے کہ معرفت حاصل نہیں ہو سکتی جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔ اور نہ مفید ہو سکتی ہے جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو اور فضل کے ذریعہ سے معرفت آتی ہے۔ تب معرفت کے ذریعہ سے حق بینی اور حق جوئی کا ایک دروازہ کھلتا ہے‘‘۔ (یعنی سچائی پھر نظر بھی آتی ہے اور اس معرفت کے آنے سے سچائی کی تلاش کی طرف اَور دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں۔) ’’اور پھر بار بار دور فضل سے ہی وہ دروازہ کھلا رہتا ہے۔‘‘ (یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ فضل پھر دوبارہ دوبارہ آتا چلا جاتا ہے اور اسی فضل کے آنے کی وجہ سے پھر یہ معرفت کا دروازہ کھلا رہتا ہے) ’’اور بند نہیں ہوتا۔ غرض معرفت فضل کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے اور پھر فضل کے ذریعہ سے ہی باقی رہتی ہے۔ فضل معرفت کو نہایت مصفّٰی اور روشن کر دیتا ہے اور حجابوں کو درمیان سے اٹھا دیتا ہے اور نفس امّارہ کے لئے گرد و غبار کو دور کر دیتا ہے اور روح کو قوت اور زندگی بخشتا ہے اور نفسِ امّارہ کو امّارگی کے زندان سے نکالتا ہے اور بدخواہشوں کی پلیدی سے پاک کرتا ہے اور نفسانی جذبات کے تند سیلاب سے باہر لاتا ہے۔ تب انسان میں ایک تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور وہ بھی گندی زندگی سے طبعاً بیزار ہو جاتا ہے کہ بعد اس کے پہلی حرکت جو فضل کے ذریعہ سے روح میں پیدا ہوتی ہے وہ دعا ہے۔ یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں۔ کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اَور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے‘‘۔ (ایک تیز سیلاب ہے۔ کشتی بن جاتی ہے۔) ’’ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے‘‘۔

(لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 222-221)

یہ معرفت کا مقام ہے۔

پھر فرمایا کہ انسان گناہ کی طرف کیوں زیادہ گرتا ہے۔ نفس امّارہ کیوں دلوں پر قبضہ کرتا ہے؟ اس کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ:

’’گناہ پر دلیری کی وجہ بھی خدا کے خوف کا دلوں میں موجود نہ ہونا ہے۔ لیکن یہ خوف کیونکر پیدا ہو۔ اس کے لیے معرفت الٰہی کی ضرورت ہے۔ جس قدر خدا تعالیٰ کی معرفت زیادہ ہوگی اسی قدر خوف زیادہ ہوگا۔ ہر کہ عارف تر است ترساں تر۔‘‘ یعنی جو زیادہ عرفان رکھتا ہے وہ اتنا ہی خوف رکھتا ہے۔ لرزاں و ترساں رہتا ہے۔ فرمایا: ’’اس امر میں اصل معرفت ہے۔‘‘ (یہ جو بات ہے اس میں اصل بنیادی چیز جو ہے وہ معرفت ہے۔) ’’اور اس کا نتیجہ خوف ہے‘‘۔ (اگر معرفت پیدا ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی پہچان ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی حقیقت کا علم ہوگا تو پھر ہی خوف بھی پیدا ہوگا۔) ’’معرفت ایک ایسی شَے ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے انسان ادنیٰ ادنیٰ کیڑوں سے بھی ڈرتا ہے‘‘۔ (یعنی جن کیڑوں کے بارے میں انسان کو علم ہوتا ہے کہ ان کی حقیقت کیا ہے، ان سے بھی ڈرتا ہے۔) فرمایا: ’’جیسے پسّو اور مچھر کی جب معرفت ہوتی ہے تو ہر ایک اُن سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس کیا وجہ ہے کہ خدا جو قادر مطلق اور علیم اور بصیر ہے اور زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے، اس کے احکام کے برخلاف کرنے میں یہ اس قدر جرأت کرتا ہے۔ اگر سوچ کر دیکھو گے تو معلوم ہوگا کہ معرفت نہیں‘‘۔ (اللہ تعالیٰ کا صحیح علم ہی نہیں۔ اس لئے گناہوں کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے۔) ’’بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ان کے اندر دہریت ہے کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اس لیے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔ بغیر اس کے یقینِ کامل ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ اس وقت حاصل ہوگا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ گناہ سے بچنے کے لیے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو اور ساتھ ہی دعا بھی کرتے رہو......‘‘

اب آج کل اس دنیا میں ہماری کون سی مجلسیں ہیں جو گناہ کی طرف لے جاتی ہیں۔ کہیں ٹی وی ہے، کہیں انٹرنیٹ ہے، کہیں فیس بکیں (facebook) ہیں۔ یہ اب ایسی چیزیں ہیں جن کو دنیا والے بھی محسوس کرنے لگ گئے ہیں۔ گزشتہ دنوں میں پہلے یہ خبر آئی تھی کہ امریکہ میں ہی اس بات پر کہ فیس بُک نے لوگوں میں بے چینیاں پیدا کر دی ہیں انہوں نے چھ لاکھ سے زیادہ اکاؤنٹ وہاں بند کر دیئے۔

بہرحال فرمایا کہ: ’’...... جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو اور ساتھ ہی دعا بھی کرتے رہو۔ اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضاء و قدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو ہرگز رہائی نہیں ہوتی‘‘۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ نمبر 96-95۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر اس بات کو مزید کھولتے ہوئے کہ گناہوں سے بچنا بغیر معرفت الٰہی کے ممکن نہیں ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں سے بچنے کی توفیق اس وقت مل سکتی ہے جب انسان پورے طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاوے۔ یہی بڑا مقصد انسانی زندگی کا ہے کہ گناہ کے پنجہ سے نجات پالے۔ دیکھو ایک سانپ جو خوشنما معلوم ہوتا ہے بچہ تو اس کو ہاتھ میں پکڑنے کی خواہش کر سکتا ہے اور ہاتھ بھی ڈال سکتا ہے لیکن ایک عقلمند جو جانتا ہے کہ سانپ کاٹ کھائے گا اور ہلاک کر دے گا وہ کبھی جرأت نہیں کرے گا کہ اس کی طرف لپکے بلکہ اگر معلوم ہو جاوے کہ کسی مکان میں سانپ ہے تو اس میں بھی داخل نہیں ہوگا۔ ایسا ہی زہر کو جو ہلاک کرنے والی چیز سمجھتا ہے تو اس کے کھانے پر وہ دلیر نہیں ہوگا۔ پس اسی طرح پر جب تک گناہ کو خطرناک زہر یقین نہ کر لے اس سے بچ نہیں سکتا۔ یہ یقین معرفت کے بدُوں پیدا نہیں ہو سکتا۔......‘‘ (جب تک معرفت نہ ہو اس وقت تک یہ یقین پیدا نہیں ہو سکتا۔ یعنی انسان کو یہ پتا ہے، معرفت ہے، اس کا علم ہے کہ زہر بھی خطرناک ہے، سانپ بھی خطرناک ہے تبھی ان سے بچتا ہے۔) فرمایا کہ: ’’...... پھر وہ کیا بات ہے کہ انسان گناہوں پر اس قدر دلیر ہو جاتا ہے باوجودیکہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور گناہ کو گناہ بھی سمجھتا ہے۔ اس کی وجہ بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ وہ معرفت اور بصیرت نہیں رکھتا جو گناہ سوز فطرت پیدا کرتی ہے۔ اگر یہ بات پیدا نہیں ہوتی تو پھر اقرار کرنا پڑے گا کہ معاذ اللہ اسلام اپنے اصلی مقصد سے خالی ہے لیکن مَیں کہتا ہوں کہ ایسا نہیں۔ یہ مقصد اسلام ہی کامل طور پر پورا کرتا ہے اور اس کا ایک ہی ذریعہ ہے مکالمات و مخاطبات الٰہیہ۔ کیونکہ اسی سے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین پیدا ہوتا ہے اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ فی الحقیقت اللہ تعالیٰ گناہ سے بیزار ہے اور وہ سزا دیتا ہے۔ گناہ ایک زہر ہے جو اول صغیرہ سے شروع ہوتا ہے اور پھر کبیرہ ہو جاتا ہے اور انجام کار کفر تک پہنچا دیتا ہے‘‘۔

(لیکچر لدھیانہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 287)

پھر گناہوں سے رکنے کے لئے معرفت کی اہمیت کو ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

’’معرفت بھی ایک شَے ہے جو کہ گناہ سے انسان کو روکتی ہے جیسے جو شخص سمّ الفار، سانپ اور شیر کو ہلاک کرنے والا جانتا ہے تو وہ ان کے نزدیک نہیں جاتا‘‘۔ (یعنی ان چیزوں کے بارے میں علم ہے کہ یہ انسان کو مار

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

سکتے ہیں، ہلاک کر سکتے ہیں اس لئے وہ ان کے نزدیک نہیں جاتا۔)''ایسے جب تم کو معرفت ہوگی تو تم گناہ کے نزدیک نہ پھٹکو گے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ یقین بڑھاؤ اور وہ دعا سے بڑھے گا اور نماز خود دعا ہے۔ نماز کو جس قدر سنوار کر ادا کرو گے اسی قدر گناہوں سے رہائی پاتے جاؤ گے۔ معرفت صرف قول سے حاصل نہیں ہوسکتی۔ بڑے بڑے حکیموں نے خدا کو اس لیے چھوڑ دیا کہ ان کی نظر مصنوعات پر رہی اور دعا کی طرف توجہ نہ کی جیسا کہ ہم نے براہین میں ذکر کیا ہے''۔

اس بارے میں براہین احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کافی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ فرماتے ہیں:

''مصنوعات سے تو انسان کو ایک صانع کے وجود کی ضرورت ثابت ہوتی ہے کہ ایک فاعل ہونا چاہئے لیکن یہ نہیں ثابت ہوتا کہ وہ ''ہے'' بھی۔ ''ہونا چاہئے'' اَور شَے ہے اور ''ہے'' اور شے ہے۔ اس ''ہے'' کا علم سوائے دعا کے نہیں حاصل ہوتا۔'' (اللہ تعالیٰ کی موجودگی کا علم دعا سے حاصل ہوتا ہے۔) ''عقل سے کام لینے والے ''ہے'' کے علم کو نہیں پاسکتے۔'' (اگر صرف عقل سے کام لینا ہے تو وہ ''ہونا چاہئے'' اور ''ہے'' کے فرق کو محسوس نہیں کر سکتے۔ ''ہے'' کے علم کو پا نہیں سکتے۔) ''اسی لیے ہے'' (یعنی یہ جو ایک محاورہ ہے) ''کہ خدا را بخدا تواں شناخت''۔ (کہ خدا کو خدا تعالیٰ کے ذریعہ ہی پہچانا جاتا ہے۔) ''لَا تُدۡرِکُہُ الۡاَبۡصَارُ کے بھی یہی معنی ہیں کہ وہ صرف عقلوں کے ذریعہ سے شناخت نہیں کیا جاسکتا بلکہ خود جو ذریعے اس نے بتلائے ہیں ان سے ہی اپنے وجود کو شناخت کرواتا ہے اور اس امر کے لیے اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ جیسی اور کوئی دعا نہیں ہے''۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 590۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر حقیقی توبہ کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

''جو خدا کی تلاش میں استقلال سے لگتا ہے وہ اُس کو پالیتا ہے۔ نہ صرف پالیتا ہے بلکہ میرا تو یہ ایمان ہے کہ وہ اس کو دیکھ لیتا ہے۔ ارضی علوم کی تحصیل میں کس قدر وقت اور روپیہ صرف کرنا پڑتا ہے۔ یہ علوم روحانی علوم کی تحصیل کے قواعد کو صاف طور پر بتا رہے ہیں''۔ (یعنی عام جو دنیا داری کی تعلیم ہے اس پر محنت لگاتے ہیں روپیہ بھی لگاتے ہیں تو یہی اصول روحانی علوم کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔) فرمایا کہ ''ہمارا مذہب جو روحانی علوم کے مبتدی کے لئے ہونا چاہئے یہ ہے کہ وہ پہلے خدا کی ہستی پھر اس کی صفات کی واقفیت پیدا کرے ایسی واقفیت جو یقین کے درجہ تک پہنچ جاوے۔ تب اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کاملہ پر اس کو اطلاع مل جاوے گی اور اس کی رُوح اندر سے بول اُٹھے گی کہ پورے اطمینان کے ساتھ اس نے خدا کو پالیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایسا ایمان پیدا ہوجاوے کہ وہ یقین کے درجہ تک پہنچ جاوے اور انسان محسوس کرلے کہ اس نے گویا خدا کو دیکھ لیا ہے اور اس کی صفات سے واقفیت حاصل ہوجاوے تو گناہ سے نفرت پیدا ہوجاتی ہے اور طبیعت جو پہلے گناہ کی طرف جھکتی تھی اب ادھر سے ہٹتی اور نفرت کرتی ہے اور یہی توبہ ہے''۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 465۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر معرفت الٰہی کے حصول کے لئے اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کی مزید تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''سورہ فاتحہ میں جو پنج وقت فریضہ نماز میں پڑھی جاتی ہے یہی دعا سکھلائی گئی ہے اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۔ تو کسی امّتی کو اس نعمت کے حاصل ہونے سے کیوں انکار کیا جاتا ہے۔ کیا سورہ فاتحہ میں وہ نعمت جو خدا تعالیٰ سے مانگی گئی ہے جو نبیوں کو دی گئی تھی وہ درہم و دینار ہیں۔ ظاہر ہے کہ انبیا علیہم السلام کو مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کی نعمت ملی تھی جس کے ذریعہ سے ان کی معرفت حق الیقین کے مرتبہ تک پہنچ گئی تھی اور گفتار کی تجلی دیدار کے قائم مقام ہوگئی تھی''۔ (یعنی جو تجلّی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مکالمہ کی تجلّی تھی، اللہ تعالیٰ سے اتنی زیادہ شدت سے اتنی زیادہ قربت پیدا ہوگئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کے قائم مقام ہوگئی تھی۔) فرمایا: ''پس یہ جو دعا کی جاتی ہے کہ اے خداوند وہ راہ ہمیں دکھا جس سے ہم بھی اس نعمت کے وارث ہو جائیں اس کے بجز اس کے اور کیا معنے ہیں کہ ہمیں بھی شرف مکالمہ اور مخاطبہ بخش۔ بعض جاہل اس جگہ کہتے ہیں کہ اس دعا کے صرف یہ معنے ہیں کہ ہمارے ایمان قوی کر اور اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرما اور وہ کام ہم سے کرا جس سے تو راضی ہوجائے۔ مگر یہ نادان نہیں جانتے کہ ایمان کا قوی ہونا یا اعمال صالحہ کا بجالانا اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق قدم اٹھانا یہ تمام باتیں معرفت کاملہ کا نتیجہ ہیں۔ جس دل کو خدا تعالیٰ کی معرفت میں سے کچھ حصہ نہیں ملا وہ دل ایمان قوی اور اعمال صالحہ سے بھی بے نصیب ہے۔'' (اس کو وہ بھی نہیں مل سکتا۔) ''معرفت سے ہی خدا تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اور معرفت سے ہی خدا تعالیٰ کی محبت دل میں جوش مارتی ہے۔ جیسا کہ دنیا میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ ہر ایک چیز کا خوف یا محبت معرفت سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر اندھیرے میں ایک شیر ببر تمہارے پاس کھڑا ہوا ور تم کو اس کا علم نہ ہو کہ یہ شیر ہے بلکہ یہ خیال ہو کہ یہ ایک بکرا ہے تو تمہیں کچھ بھی اس کا خوف نہیں ہوگا اور جبھی کہ تمہیں معلوم ہوجائے کہ یہ تو شیر ہے تو تم بے حواس ہو کر اس جگہ سے بھاگ جاؤ گے۔ ایسا ہی اگر تم ایک ہیرے کو جو ایک جنگل میں پڑا ہوا ہے جو کئی لاکھ روپیہ قیمت رکھتا ہے محض ایک پتھر کا ٹکڑا سمجھو گے تو اس کی تم کچھ بھی پروا نہیں کرو گے۔ لیکن اگر تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ یہ اس شان اور عظمت کا ہیرا ہے تب تو تم اس کی محبت میں دیوانہ ہوجاؤ گے اور جہاں تک تم سے ممکن ہوگا اس کے حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو گے۔ پس معلوم ہوا کہ تمام محبت اور خوف معرفت پر موقوف ہے۔ انسان اس سوراخ میں ہاتھ نہیں ڈال سکتا جس کی نسبت اس کو معلوم ہوجائے کہ اس کے اندر ایک زہریلا سانپ ہے اور نہ اس مکان کو چھوڑ سکتا ہے جس کی نسبت اس کو یقین ہو جائے کہ اس کے نیچے ایک بڑا بھاری خزانہ مدفون ہے۔ اب چونکہ تمام مدار خوف اور محبت کا معرفت پر ہے اس لئے خدا تعالیٰ کی طرف بھی پورے طور پر اس وقت انسان جھک سکتا ہے جب کہ اس کی معرفت ہو''۔ (جب اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت ہوگی تب ہی اس کی محبت بھی دل میں پیدا ہوگی، تب ہی اس کا خوف بھی دل میں پیدا ہوگا۔) فرمایا: ''اوّل اس کے وجود کا پتہ لگے اور پھر اس کی خوبیاں اور اس کی کامل قدرتیں ظاہر ہوں اور اس قسم کی معرفت کب میسر آسکتی ہے بجز اس کے کہ کسی کو خدا تعالیٰ کا شرف مکالمہ اور مخاطبہ حاصل ہو اور پھر اعلام الٰہی سے اس بات پر یقین آجائے کہ وہ عالم الغیب ہے اور ایسا قادر ہے کہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ سو اصلی نعمت (جس پر قوتِ ایمان اور اعمال صالحہ موقوف ہیں۔)'' {ایمان اور اعمال صالحہ کا جس پر انحصار ہے} ''خدا تعالیٰ کا مکالمہ اور مخاطبہ ہے جس کے ذریعہ سے اول اس کا پتہ لگتا ہے اور پھر اس کی قدرتوں سے اطلاع ملتی ہے اور پھر اس اطلاع کے موافق انسان ان قدرتوں کو بچشم خود دیکھ لیتا ہے۔ یہی وہ نعمت ہے جو انبیاء علیہم السلام کو دی گئی تھی اور پھر اس امّت کو حکم ہوا کہ اس نعمت کو تم مجھ سے مانگو کہ مَیں تمہیں بھی دوں گا۔ پس جس کے دل میں یہ پیاس لگا دی گئی ہے کہ اس نعمت کو پاوے بیشک اس کو وہ نعمت ملے گی''۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 307 تا 309)

پھر نیکیوں کے بجالانے اور برائیوں سے روکنے کے لئے معرفت الٰہی کے حصول پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''تمام سعادت مندیوں کا مدار خدا شناسی پر ہے اور نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی صرف ایک ہی چیز ہے جو خدا کی معرفت کاملہ کہلاتی ہے جس سے پتہ لگ جاتا ہے کہ خدا ہے۔ وہ بڑا قادر ہے۔ وہ **ذوالعذاب الشدید** ہے۔ یہی ایک نسخہ ہے جو انسان کی متمردانہ زندگی پر'' (سرکش زندگی پر) ''ایک بھسم کرنے والی بجلی گراتا ہے''۔ (ایسی بجلی گراتا ہے جو اس کو جلا کر خاک کر دیتی ہے۔) ''پس جب تک انسان اٰمَنۡتُ بِاللّٰہِ کی حدود سے نکل کر عَرَفۡتُ اللّٰہَ کی منزل پر قدم نہیں رکھتا'' (اللہ پر ایمان لانے کی حد سے نکل کر اس کی پہچان اور معرفت حاصل کرنے کی منزل پر قدم نہیں رکھتا) ''اس کا گناہوں سے بچنا محال ہے''۔ (بہت مشکل ہے کہ گناہوں سے بچا جائے۔) ''اور یہ بات کہ ہم خدا کی معرفت اور اس کی صفات پر یقین لانے سے گناہوں سے کیونکر بچ جائیں گے ایک ایسی صداقت ہے جس کو ہم جھٹلا نہیں سکتے۔ ہمارا روزانہ تجربہ اس امر کی دلیل ہے کہ جس سے انسان ڈرتا ہے اس کے نزدیک نہیں جاتا۔ مثلاً جب کہ یہ علم ہو کہ سانپ ڈس لیتا ہے اور اس کا ڈسا ہوا ہلاک ہوجاتا ہے تو کون دانشمند ہے جو اس کے منہ میں اپنا ہاتھ دینا تو درکنار کبھی ایسے سوٹے کے نزدیک جانا بھی پسند کرے جس سے کوئی زہریلا سانپ مارا گیا ہو۔ اسے خیال ہوتا ہے کہ کہیں اس کے زہر کا اثر اس میں باقی نہ ہو''۔ (یعنی سوٹے میں بھی زہر کا اثر نہ لگا ہو۔) ''اگر کسی کو معلوم ہوجائے کہ فلاں جنگل میں شیر ہے تو ممکن نہیں کہ وہ اس میں سفر کر سکے یا کم از کم تنہا جا سکے۔ بچوں تک میں یہ مادہ اور شعور موجود ہے کہ جس چیز کے خطرناک ہونے کا ان کو یقین دلایا گیا ہے وہ اس سے ڈرتے ہیں۔ پس جب تک انسان میں خدا کی معرفت اور گناہوں کے زہر ہونے کا یقین پیدا نہ ہو کوئی اور طریق خواہ کسی کی خودکشی ہو یا قربانی کا خون نجات نہیں دے سکتا اور گناہ کی زندگی پر موت وارد نہیں کرسکتا۔ یقینا یاد رکھو کہ گناہوں کا سیلاب اور نفسانی جذبات کا دریا بجز اس کے رک ہی نہیں سکتا کہ ایک چمکتا ہوا یقین اس کو حاصل ہو کہ خدا ہے اور اس کی تلوار ہے جو ہر ایک نافرمان پر بجلی کی طرح گرتی ہے۔ جب تک یہ پیدا نہ ہو گناہ سے بچ نہیں سکتا اگر کوئی کہے کہ ہم خدا پر ایمان لاتے ہیں اور اس بات

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
LUTHRA JEWELLERS
LJ
SIGN OF PURITY
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

پر بھی ایمان لاتے ہیں کہ وہ نافرمانوں کو سزا دیتا ہے مگر گناہ ہم سے دور نہیں ہوتے۔ میں جواب میں یہی کہوں گا کہ یہ جھوٹ ہے اور نفس کا مغالطہ ہے۔ سچے ایمان اور سچے یقین اور گناہ میں باہم عداوت ہے۔ جہاں سچی معرفت اور چمکتا ہوا یقین خدا پر ہو وہاں ممکن نہیں کہ گناہ رہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 4-3۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’خداشناسی کی طرف قدم جلد اٹھانا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کا مزا اسے آتا ہے جو اسے شناخت کرے اور جو اس کی طرف صدق و وفا سے قدم نہیں اُٹھاتا اس کی دعا کھلے طور پر قبول نہیں ہوتی اور کوئی نہ کوئی حصہ تاریکی کا اسے لگا ہی رہتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف ذراسی حرکت کرو گے تو وہ اس سے زیادہ تمہاری طرف حرکت کرے گا۔ لیکن اوّل تمہاری طرف سے حرکت کا ہونا ضروری ہے۔ یہ خام خیالی ہے کہ بلا حرکت کئے اس سے کسی قسم کی توقع رکھی جاوے۔ یہ سنّت اللہ اسی طریق سے جاری ہے کہ ابتدا میں انسان سے ایک فعل صادر ہوتا ہے پھر اس پر خدا تعالیٰ کا ایک فعل نتیجۃً ظاہر ہوتا ہے۔ اگر ایک شخص اپنے مکان کے کُل دروازے بند کردے گا تو یہ بند کرنا اس کا فعل ہوگا۔ خدا تعالیٰ کا فعل اس پر یہ ظاہر ہوگا کہ اس مکان میں اندھیرا ہو جاوے گا لیکن انسان کو اس کوچہ میں پڑ کر صبر سے کام لینا چاہئے۔

بعض لوگ شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے سب نیکیاں کیں، نماز بھی پڑھی، روزے بھی رکھے، صدقہ خیرات بھی دیا، مجاہدہ بھی کیا مگر ہمیں وصول کچھ نہیں ہوا۔ تو ایسے لوگ شقی ازلی ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ انہوں نے سب اعمال خدا تعالیٰ کے لیے کئے ہوتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کے لیے کوئی فعل کیا جاوے تو یہ ممکن نہیں کہ وہ ضائع ہو اور خدا تعالیٰ اس کا اجر اسی زندگی میں نہ دیوے۔ اسی وجہ سے اکثر لوگ شکوک و شبہات میں رہتے ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ کی ہستی کا کوئی پتہ نہیں لگتا کہ ہے بھی کہ نہیں۔ ایک پارچہ سلا ہوا ہو تو انسان جان لیتا ہے‘‘ (کپڑا سلا ہوا ہو تو انسان جان لیتا ہے) ’’کہ اس کے سینے والا ضرور کوئی ہے۔ ایک گھڑی ہے وقت دیتی ہے۔ اگر جنگل میں بھی انسان کو مل جاوے تو وہ خیال کرے گا کہ اس کے بنانے والا ضرور ہے۔ پس اسی طرح خدا تعالیٰ کے افعال کو دیکھو کہ اس نے کس کس قسم کی گھڑیاں بنا رکھی ہیں اور کیسے کیسے عجائبات قدرت ہیں۔ ایک طرف تو اس کی ہستی کے عقلی دلائل ہیں۔ ایک طرف نشانات ہیں۔ وہ انسان کو منوا دیتے ہیں کہ ایک عظیم الشان قدرتوں والا خدا موجود ہے۔ وہ پہلے اپنے برگزیدہ پر اپنا ارادہ ظاہر فرماتا ہے اور یہی بھاری شئے ہے جو انبیاء لاتے ہیں اور جس کا نام پیشگوئی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 495-494۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’مذہب کی جڑ خداشناسی اور معرفت نعمائے الٰہی ہے اور اس کی شاخیں اعمال صالحہ اور اس کے پھول اخلاق فاضلہ ہیں اور اس کا پھل برکات روحانیہ اور نہایت لطیف محبت ہے جو ربّ اور اس کے بندہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس پھل سے متمتع ہونا روحانی تقدس و پاکیزگی کا مثمر ہے۔ کمالیت محبت، کمالیت معرفت سے پیدا ہوتی ہے اور عشق الٰہی بقدر معرفت جوش مارتا ہے اور جب محبت ذاتیہ پیدا ہو جاتی ہے تو وہی دن نئی پیدائش کا پہلا دن ہوتا ہے اور وہی ساعت نئے عالَم کی پہلی ساعت ہوتی ہے‘‘۔

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 281)

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’خدا ایک موتی ہے اس کی معرفت کے بعد انسان دنیاوی اشیاء کو ایسی حقارت اور ذلّت سے دیکھتا ہے کہ اس کے دیکھنے کے لئے بھی اسے طبیعت پر ایک جبر اور اکراہ کرنا پڑتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی معرفت چاہو اور اس کی طرف ہی قدم اٹھاؤ کہ کامیابی اسی میں ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 92۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرماتے ہیں: ’’مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت، طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دُور کردے۔ پس سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشَے محض سمجھے اور آستانۂ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے اور اس نور معرفت کو مانگے جو جذبات نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لیے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے تو اس پر تکبر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اور بھی ترقی ہو کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشَے سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی۔ دنیا میں اپنے آپ کو کچھ سمجھنا بھی تکبر ہے اور یہی حالت بنا دیتا ہے۔ پھر انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ دوسرے پر لعنت کرتا ہے اور اُسے حقیر سمجھتا ہے‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’مَیں یہ سب باتیں بار بار اس لیے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گُم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی اسے دوبارہ قائم کرے‘‘۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 214-213۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ مزید اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

’’اس وقت بھی چونکہ دنیا میں فسق و فجور بہت بڑھ گیا ہے اور خداشناسی اور خدارسی کی راہیں نظر نہیں آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے کو قائم کیا ہے اور محض اپنے فضل و کرم سے اس نے مجھ کو مبعوث کیا ہے تا مَیں ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ سے غافل اور بیخبر ہیں اس کی اطلاع دوں اور نہ صرف اطلاع بلکہ جو صدق اور صبر اور وفاداری کے ساتھ اس طرف آئیں انہیں خدا تعالیٰ کو دکھلا دوں‘‘۔ جو سچائی اور صبر اور وفاداری کے ساتھ اس طرف آئیں وہ آپ کو ماننے کے بعد خدا تعالیٰ کو بھی دیکھ لیں۔) پھر فرمایا کہ: ’’اس بنا پر اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کیا اور فرمایا: اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ یعنی تُو مجھ سے ہے یا مجھ سے ظاہر کیا گیا ہے اور مَیں تجھ سے‘‘۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 5۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وہ مقصد ہے جس کے لئے آپ مبعوث ہوئے تھے کہ خدا تعالیٰ کی ایسی معرفت ہم میں پیدا فرمائیں گویا ہم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہیں اور اپنے ہر فعل کو خدا تعالیٰ کی محبت اور اُس کے خوف کو سامنے رکھتے ہوئے بجالائیں۔ ایسی معرفت الٰہی ہم میں پیدا ہو جائے جو ہمارے تمام گناہوں کو جلا دے اور ہم آپ کے بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام باتوں پر عمل کرنے کی اور اس روح کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہاں نمازوں کے بعد ایک جنازہ بھی ہوگا۔ حاضر جنازہ ہے۔ مَیں نیچے جا کر جنازہ ادا کروں گا۔ احباب یہیں مسجد میں رہیں گے۔ یہیں میرے پیچھے ادا کریں۔ مکرم عبدالسبحان منان دین صاحب کا جنازہ ہے جو عبدالمنان دین صاحب کے بیٹے تھے۔ 72 سال کی عمر میں کل وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ انگلستان میں آنے والے ابتدائی لوگوں میں سے تھے۔ 1945ء میں یہاں آئے تھے۔ جلسہ سالانہ میں تیس سال تک شعبہ امانت میں کافی خدمات دیتے رہے ہیں۔ پرانے لوگوں میں سے تھے۔ نصیر دین صاحب کے یہ چچازاد ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا نماز جنازہ جمعہ کے بعد ادا ہوگی۔

☆......☆

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

وَسِّعْ مَکَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan
Farash Khana Delhi- 110006
Tanveer Akhtar 08010090714,
Rahmat Eilahi 09990492230

خطبہ جمعہ

احکامِ الٰہی پر عمل بغیر معرفت الٰہی کے نہیں ہوسکتا۔ جتنی زیادہ خدا تعالیٰ کی معرفت ہوگی اتنا زیادہ عبادات اور اعمال صالحہ کی روح کو سمجھتے ہوئے ان کو بجالانے کی طرف توجہ ہوگی۔

بیشک شروع میں یہ معرفت اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی خاص عطا کی وجہ سے نیک فطرت لوگوں کو عطا ہوتی ہے مگر پھر یہ معرفت ایمان کی خوبصورتی اور اعمال صالحہ کے بجالانے سے بڑھتی جاتی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں الٰہی تائیدات اور نشانات میں سے بعض کا حضور علیہ السلام کے الفاظ میں ہی ایمان افروز تذکرہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشانوں کا سلسلہ آج بھی جاری ہے اور ہزاروں لوگ یہ نشانات دیکھ کر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

شام، پاکستان اور مصر کے احمدیوں کے لئے خاص طور پر دعا کی تحریک

محترمہ لطیفہ الیاس صاحبہ آف امریکہ کی وفات۔ مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21 مارچ 2014ء بمطابق 21 امان 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 11/ اپریل 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند تحریرات اور اقتباسات ارشادات پیش کروں گا جن میں آپ نے اپنی صداقت اور نشانات و معجزات کا ذکر فرمایا ہے۔ لیکن اس سے پہلے مَیں گزشتہ خطبہ کے حوالے سے بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے آپ علیہ السلام کے معرفت الٰہی کی اہمیت اور حصول کے طریق کے بارے میں کچھ اقتباسات پڑھے تھے اور ایک دو مشکل حوالوں کی مختصر وضاحت بھی کی تھی۔ لیکن بعد میں جب مَیں نے اس خطبہ کا ابتدائی انگریزی ترجمہ سنا اور پھر الفضل میں چھپنے کے لئے خطبہ تحریری شکل میں میرے سامنے آیا تو مجھے احساس ہوا کہ ایک اقتباس کی وضاحت صحیح طور پر نہیں ہوسکی جس کی وجہ سے شاید مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنے والوں کو دقّت ہوئی ہو۔ اسی طرح تحریر میں لانے والے کو بھی دقت ہوئی۔ اس لئے آج مَیں پہلے اس اقتباس کی چند سطریں یا اس کا کچھ حصہ پڑھ کر آسان الفاظ میں اس کو مختصراً بیان کروں گا یا بیان کرنے کی کوشش کروں گا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو علم کلام ہے اس کو بڑی گہرائی میں جا کر غور کرنا پڑتا ہے، سمجھنا پڑتا ہے۔

اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ احکامِ الٰہی پر عمل بغیر معرفت الٰہی کے نہیں ہوسکتا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''علم اور معرفت کو خدا تعالیٰ نے حقیقت اسلامیہ کے حصول کا ذریعہ ٹھہرایا ہے اور اگرچہ حصولِ حقیقت اسلام کے وسائل اَور بھی ہیں جیسے صوم و صلوٰۃ اور دعا اور تمام احکام الٰہی جو چھ سو سے بھی کچھ زیادہ ہیں لیکن عظمت و وحدانیت ذات اور معرفت شیون و صفات جلالی و جمالی حضرت باری عزّ اِسْمُہٗ وسیلۃ الوسائل اور سب کا موقوف علیہ ہے کیونکہ جو شخص غافل دل اور معرفت الٰہی سے بکلی بے نصیب ہے وہ کب توفیق پا سکتا ہے کہ صوم اور صلوٰۃ بجالاوے یا دعا کرے یا اور خیرات کی طرف مشغول ہو۔ ان سب اعمال صالح کا محرک تو معرفت ہی ہے اور یہ تمام دوسرے وسائل دراصل اسی کے پیدا کردہ اور اسی کے بنین و بنات ہیں۔''

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 188-187)

یہ اقتباس بڑا اہم ہے اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ عام آدمی کے سمجھنے کے لئے بھی اس کی کچھ وضاحت کر دوں۔ پہلی بنیادی بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بیان فرمائی کہ اسلام کی حقیقت اسی کو پتہ چل سکتی ہے جب کوئی گہرائی میں جا کر اس کا علم اور معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرے یا اس وقت پتہ لگ سکتی ہے جب یہ کوشش کی جائے کہ علم اور معرفت حاصل ہو۔ فرمایا کہ اسلام کی حقیقت کے حصول کے لئے بہت سے ذریعے ہیں اور اسلام کی حقیقت انہی پر واضح ہوسکتی ہے جو ان ذریعوں کو حاصل کریں۔ بے شمار ذریعے ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش ہوگی تبھی اسلام کی حقیقت واضح ہوگی۔ ان ذرائع میں نماز ہے، روزہ ہے، دعا ہے اور وہ تمام احکام الٰہی ہیں جو قرآن کریم میں درج ہیں اور ایک اندازے کے مطابق ان کی تعداد چھ سو سے زیادہ ہے۔ لیکن یاد رکھو نہ نماز کی حقیقت معلوم ہوسکتی ہے، نہ روزے کی حقیقت معلوم ہوسکتی ہے۔ یعنی حقیقی طور پر نہ نماز کی ادائیگی کا فرض ادا ہوسکتا ہے، نہ روزے کی ادائیگی کا فرض ادا ہوسکتا ہے، نہ دعا کی حقیقت کا علم ہوسکتا ہے، نہ ہی قرآن کریم کے باقی احکامات کا صحیح فہم و ادراک ہوسکتا ہے۔ ان سب باتوں کی گہرائی، اہمیت اور حقیقت کا علم تبھی ہوگا جب اللہ تعالیٰ کی عظمت کا علم اور معرفت حاصل ہو۔ جب اللہ تعالیٰ کی ذات کی وحدانیت کی معرفت حاصل ہو۔ یہ یقین ہو کہ وہی ایک خدا ہے اور اس کے علاوہ کوئی اور خدا نہیں۔

اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی جو مختلف صفات ہیں جن میں صفات جلالی بھی ہیں اور صفات جمالی بھی ہیں ان کی نئی سے نئی شان کا فہم و ادراک اور معرفت نہ ہو تو اس وقت تک احکامات پر عمل نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا ادراک ہوگا تو تبھی اس کے احکامات پر عمل بھی صحیح طرح ہو سکے گا۔ گویا اگر نماز روزہ اور باقی احکام کی روح کو سمجھنا ہے تو جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں دوسری جگہ فرمایا ہے كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ ۔ (الرحمن: 30) یعنی ہر گھڑی وہ ایک نئی شان میں ہوتا ہے۔ اس کی معرفت حاصل کرنا ضروری ہے۔

پس اسلام کی حقیقت اور عبادات اور احکام الٰہی کو سمجھنے کے لئے بنیادی چیز اللہ تعالیٰ کی عظمت کا علم ہونا ہے کہ وہ کتنی عظیم ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ذات کا علم ہونا، اللہ تعالیٰ کی صفات جلالی اور جمالی کے مختلف پہلوؤں اور شانوں کا علم ہونا ضروری ہے کہ ان صفات کی بھی مختلف شانیں ہیں۔ یا اس کا علم اور معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ اگر پوری طرح ادراک نہیں بھی ہوتا تو انسان کو کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی عبادات کو بجالانے کے لئے اور احکامات پر عمل کرنے کے لئے یہ کوشش کرے کہ اللہ تعالیٰ کی ان صفات کی معرفت حاصل کرے کیونکہ تمام احکام الٰہی پر عمل کا انحصار اسی معرفت الٰہی پر ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جو غافل دل ہے اس کو علم ہی نہیں کہ معرفت الٰہی کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ذات و صفات کی شان اور عظمت کیا ہے؟ وہ کب نماز میں یا روزے کی ادائیگی میں اس کا حق ادا کرنے کی توفیق پا سکتا ہے یا دعا اور صدقہ و خیرات کی طرف توجہ دے سکتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ سب اعمال صالحہ کا محرک جس کی وجہ سے یہ تحریک پیدا ہو، جس کی وجہ سے یہ خیال پیدا ہو کہ اعمال صالحہ بجالانے ہیں، وہ معرفت ہی ہے۔ جتنی زیادہ خدا تعالیٰ کی معرفت ہوگی اتنا زیادہ عبادات اور اعمال صالحہ کی روح کو سمجھتے ہوئے ان کو بجالانے کی طرف توجہ ہوگی۔ پس اگر ہم معرفت الٰہی کے حصول کی طرف توجہ کریں گے تو احکام الٰہی پر عمل کی طرف بھی توجہ رہے گی۔ بیشک شروع میں یہ معرفت اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ کی خاص عطا کی وجہ سے نیک فطرت لوگوں کو عطا ہوتی ہے مگر پھر یہ معرفت ایمان کی خوبصورتی اور اعمال صالحہ کے بجالانے سے بڑھتی جاتی ہے اور

انسان اس مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں اسے حقیقی اسلام کا پتہ چلتا ہے۔ صرف نام کا اسلام نہیں رہتا۔ اور اس کا سینہ ودل اللہ تعالیٰ کی معرفت سے روشن ہوجاتا ہے۔ پس یہ چیز ہے جسے ہمیں ایک حقیقی مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے والے کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اس وضاحت کے بعد اب مَیں اس مضمون کو بیان کرتا ہوں جس کا میں نے شروع میں ذکر کیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں جو مختلف الٰہی تائیدات اور نشانات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں ان میں سے کچھ کا ذکر ہے۔ دو دن تک انشاء اللہ تعالیٰ 23/مارچ ہے اور یوم مسیح موعود بھی جماعتوں میں منایا جائے گا جس میں اس دن کے حوالے سے علماء اور مقررین تقریریں بھی کرتے ہیں اور اس حوالے سے باتیں بھی کرتے ہیں جس میں نشانات کا بھی ذکر ہوتا ہے، تائیدات کا بھی ذکر ہوتا ہے یا جو بھی متعلقہ مضامین ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے متعلق وہ بیان ہوتے ہیں۔ بہرحال یہ حسن اتفاق ہے کہ آج کا مضمون اس دن کے حوالے سے مَیں بیان کر رہا ہوں جو گو دو دن پہلے بیان ہو رہا ہے۔ اس بارے میں یہ بھی بتادوں کہ اس سال قادیان سے تین دن کا ایک پروگرام نشر ہوگا جو عربی میں یوم مسیح موعود کے حوالے سے ہو رہا ہے اور یہ پروگرام ایم ٹی اے پر لائیو (Live) آئے گا۔ وہاں ہمارے عرب دوست گئے ہوئے ہیں جو وہاں سے اس دن کی اہمیت سے یا اس مضمون کی اہمیت کے بارے میں بیان کریں گے۔ قادیان کی بستی سے ہی انشاء اللہ تعالیٰ یہ لائیو پروگرام ہو رہا ہے اور امید ہے کہ انشاء اللہ اتوار کو مَیں بھی اس میں اپنا پیغام دوں گا۔ احباب اس سے بھی استفادہ کرنے کی کوشش کریں۔

اب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ اقتباسات پیش کرتا ہوں۔ اپنی آمد اور صداقت کے بارے میں چاند اور سورج گرہن کا نشان پیش فرماتے ہوئے، ان کے بارے میں وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”صحیح دار قطنی میں یہ ایک حدیث ہے کہ امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ۔ ترجمہ یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں اور جب سے کہ زمین و آسمان خدا نے پیدا کیا یہ دو نشان کسی اور مامور اور رسول کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند کا گرہن اس کی اوّل رات میں ہوگا یعنی تیرھویں تاریخ میں۔ اور سورج کا گرہن اس کے دِنوں میں سے بیچ کے دن میں ہوگا۔ یعنی اسی رمضان کے مہینہ کی اٹھائیسویں تاریخ کو۔ اور ایسا واقعہ ابتدائے دنیا سے کسی رسول یا نبی کے وقت میں کبھی ظہور میں نہیں آیا۔ صرف مہدی معہود کے وقت اس کا ہونا مقدر ہے۔ اب تمام انگریزی اور اردو اخبار اور جملہ ماہرین ہیئت اس بات کے گواہ ہیں کہ میرے زمانہ میں ہی جس کو عرصہ قریباً بارہ سال کا گزر چکا ہے اسی صفت کا چاند اور سورج کا گرہن رمضان کے مہینہ میں وقوع میں آیا ہے۔ اور جیسا کہ ایک اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے یہ گرہن دو مرتبہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے۔ اول اس ملک میں دوسرے امریکہ میں۔ اور دونوں مرتبہ اُنہیں تاریخوں میں ہوا ہے جن کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے۔ اور چونکہ اس گرہن کے وقت میں مہدی معہود ہونے کا مدعی کوئی زمین پر بجز میرے نہیں تھا اور نہ کسی نے میری طرح اس گرہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دے کر صدہا اشتہار اور رسالے اردو اور فارسی اور عربی میں دنیا میں شائع کئے، اس لئے یہ نشانِ آسمانی میرے لئے متعین ہوا۔ دوسری اس پر دلیل یہ ہے کہ بارہ برس پہلے اس نشان کے ظہور سے خدا تعالیٰ نے اس نشان کے بارے میں مجھے خبر دی تھی کہ ایسا نشان ظہور میں آئے گا اور وہ خبر براہین احمدیہ میں درج ہو کر قبل اس کے جو یہ نشان ظاہر ہو لاکھوں آدمیوں میں مشتہر ہو چکی تھی“۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 202)

گو اب بعض لوگ چاند گرہن کی دلیلیں پیش کرتے ہیں لیکن اس کی خصوصیت یہ ہے کہ آپ نے پہلے فرمادیا تھا کہ یہ نشان ظاہر ہوگا۔

پھر اس بارے میں مزید وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”یہ حدیث ایک غیبی امر پر مشتمل ہے جو تیرہ سو برس کے بعد ظہور میں آ گیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس وقت مہدی موعود ظاہر ہوگا اس کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن تیرھویں رات کو ہوگا اور اسی مہینہ میں سورج گرہن اٹھائیسویں دن ہوگا اور ایسا واقعہ کسی مدعی کے زمانہ میں بجز مہدی معہود کے زمانہ کے پیش نہیں آئے گا۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی کھلی کھلی غیب کی بات بتلانا بجز نبی کے اور کسی کا کام نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے لَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا۔ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (الجن: 28-27)۔ یعنی خدا اپنے غیب پر بجز برگزیدہ رسولوں کے کسی کو مطلع نہیں فرماتا۔ پس جبکہ یہ پیشگوئی اپنے معنوں کے رُو سے کامل طور پر پوری ہو چکی تو اب یہ کچّے بہانے ہیں کہ حدیث ضعیف ہے یا امام محمد باقر کا قول ہے۔ بات یہ ہے کہ یہ لوگ ہرگز نہیں چاہتے کہ کوئی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہو۔ یا کوئی قرآن شریف کی پیشگوئی پوری ہو“۔ (اب یہ صداقت کا جو نشان ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے پورے ہونے کا نشان ہے۔) فرمایا کہ ”دنیا ختم ہونے تک پہنچ گئی مگر بقول ان کے اب تک آخری زمانہ کے متعلق کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ اور اس حدیث سے بڑھ کر اور کونسی حدیث صحیح ہوگی جس کے سر پر محدّثین کی تنقید کا بھی احسان نہیں بلکہ اس نے اپنی صحت کو آپ ظاہر کرکے دکھلا دیا کہ وہ صحت کے اعلیٰ درجہ پر ہے۔ خدا کے نشانوں کو قبول نہ کرنا یہ اَور بات ہے ورنہ یہ عظیم الشان نشان ہے جو مجھ سے پہلے ہزاروں علماء اور محدّثین اس کے وقوع کے امیدوار تھے اور منبروں پر چڑھ چڑھ کر اور رو رو کر اس کو یاد دلایا کرتے تھے۔ چنانچہ سب سے آخر مولوی لکھوکےؔ والے اسی زمانہ میں اسی گرہن کی نسبت اپنی کتاب ’احوال ال آخرت‘ میں ایک شعر لکھ گئے ہیں جس میں مہدی موعود کا وقت بتایا گیا ہے اور وہ یہ ہے (پنجابی کا شعر ہے کہ):۔

تیرھویں چند ستیہویں سورج گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہ رمضانے لِکھیا ہک روایت والے

اور پھر دوسرے بزرگ جن کا شعر صدہا سال سے مشہور چلا آتا ہے یہ لکھتے ہیں:۔

در سنِ 1311 غاشی ہجری دو قِراں خواہد بود
از پئے مہدی و دجّال نشاں خواہد بود

یعنی (1311ھ) چودھویں صدی میں جب چاند اور سورج کا ایک ہی مہینہ میں گرہن ہوگا تب وہ مہدی معہود اور دجال کے ظہور کا ایک نشان ہوگا۔ اِس شعر میں ٹھیک سن کسوف خسوف درج ہوا ہے“۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 205-204)

پھر اللہ تعالیٰ کا آپ کے دعویٰ سے بھی پہلے آپ سے جو سلوک رہا اس بارے میں ایک واقعہ اور اللہ تعالیٰ کے الہام کے ذریعہ تسلی کا ذکر فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔ یہ بھی ایک نشان ہے کہ

”جب مجھے یہ خبر دی گئی کہ میرے والد صاحب آفتاب غروب ہونے کے بعد فوت ہو جائیں گے تو بموجب مقتضائے بشریت کے مجھے اس خبر کے سننے سے درد پہنچا اور چونکہ ہماری معاش کے اکثر وجوہ انہیں کی زندگی سے وابستہ تھے اور وہ سرکار انگریزی کی طرف سے پنشن پاتے تھے اور نیز ایک رقم کثیر انعام کی پاتے تھے جو ان کی حیات سے مشروط تھی۔ اس لئے یہ خیال گذرا کہ ان کی وفات کے بعد کیا ہوگا اور دل میں خوف پیدا ہوا کہ شاید تنگی اور تکلیف کے دن ہم پر آئیں گے اور یہ سارا خیال بجلی کی چمک کی طرح ایک سیکنڈ سے بھی کم عرصہ میں دل میں گذر گیا تب اسی وقت غنودگی ہو کر یہ دوسرا الہام ہوا۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ۔ یعنی کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس الہام الٰہی کے ساتھ ایسا دل قوی ہوگیا کہ جیسے ایک سخت دردناک زخم کسی مرہم سے ایک دم میں اچھا ہو جاتا ہے۔ درحقیقت یہ امر بارہا آزمایا گیا ہے کہ وحی الٰہی میں دلی تسلّی دینے کے لئے ایک ذاتی خاصیت ہے اور جڑھ اس خاصیت کی وہ یقین ہے جو وحی الٰہی پر ہو جاتا ہے۔ افسوس ان لوگوں کے کیسے الہام ہیں کہ باوجود دعویٰ الہام کے یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ ہمارے الہام ظنّی امور ہیں نہ معلوم یہ شیطانی ہیں یا رحمانی ایسے الہاموں کا ضرر ان کے نفع سے زیادہ ہے۔ مگر مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں ان الہامات پر اُسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر۔ اور جس طرح مَیں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اُسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں کیونکہ اس کے ساتھ الٰہی چمک اور نور دیکھتا ہوں اور اس کے ساتھ خدا کی قدرتوں کے نمونے پاتا ہوں۔ غرض جب مجھ کو یہ الہام ہوا کہ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ تو مَیں نے اسی وقت سمجھ لیا کہ خدا مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ تب مَیں نے ایک ہندو کھتری ملاوامل نام کو جو ساکن قادیان ہے اور ابھی تک زندہ ہے وہ الہام لکھ کر دیا اور سارا قصہ اس کو سنایا اور اس کو امرتسر بھیجا کہ تا حکیم مولوی محمد شریف کلانوری کی معرفت اس کو کسی نگینہ میں کھدوا کر اور مُہر بنوا کر لے آوے اور مَیں نے اس ہندو کو اس کام کے لئے محض اس غرض سے اختیار کیا کہ تا وہ اس عظیم الشان

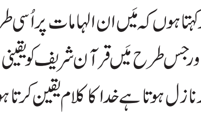

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

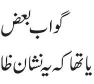

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

پیشگوئی کا گواہ ہو جائے اور تا مولوی محمد شریف بھی گواہ ہو جاوے۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے ذریعہ سے وہ انگشتری بصرف مبلغ پانچ روپیہ طیار ہو کر میرے پاس پہنچ گئی جواب تک میرے پاس موجود ہے...... یہ اُس زمانہ میں الہام ہوا تھا جبکہ ہماری معاش اور آرام کا تمام مدار ہمارے والد صاحب کی محض ایک مختصر آمدنی پر منحصر تھا اور بیرونی لوگوں میں سے ایک شخص بھی مجھے نہیں جانتا تھا اور مَیں ایک گمنام انسان تھا جو قادیان جیسے ویران گاؤں میں زاویۂ گمنامی میں پڑا ہوا تھا۔ پھر بعد اس کے خدا نے اپنی پیشگوئی کے موافق ایک دنیا کو میری طرف رجوع دے دیا اور ایسی متواتر فتوحات سے مالی مدد کی کہ جس کا شکریہ بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔ مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے مگر خدا تعالیٰ جو غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے اس نے ایسی میری دستگیری کی کہ مَیں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے اور شائد اس سے زیادہ ہو اور اس آمدنی کو اس سے خیال کر لینا چاہئے کہ سالہا سال سے صرف لنگر خانہ کا ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار تک خرچ ہو جاتا ہے یعنی اوسط کے حساب سے اور دوسری شاخیں مصارف کی یعنی مدرسہ وغیرہ اور کتابوں کی چھپوائی اس سے الگ ہے۔ پس دیکھنا چاہئے کہ یہ پیشگوئی یعنی اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کس صفائی اور قوّت اور شان سے پوری ہوئی۔ کیا یہ کسی مفتری کا کام ہے یا شیطانی وساوس ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ اس خدا کا کام ہے جس کے ہاتھ میں عزت اور ذلّت اور اِدبار اور اِقبال ہے۔ اگر میرے اس بیان کا اعتبار نہ ہو تو بیس برس کی ڈاک کے سرکاری رجسٹروں کو دیکھو تا معلوم ہو کہ کس قدر آمدنی کا دروازہ اس تمام مدت میں کھولا گیا“۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد22 صفحہ 219 تا 221)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ جو لنگر ہے اب ساری دنیا میں جاری ہے اور یہاں بھی یہ جاری ہے۔ خلافت کی وجہ سے یہاں مستقل بنیادوں پر قائم ہے۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کاموں کی ایک اہم شاخ ہے۔ اس لئے یہاں لنگر کے جو ذمہ دار ہیں، ضیافت کے جو ذمہ دار ہیں ان کا کام ہے کہ ہر آنے والے کی ضیافت کی طرف بھی خاص طور پر توجہ دیا کریں۔ بیشک اسراف جائز نہیں۔ منصوبہ بندی صحیح ہونی چاہئے۔ لیکن کہیں کنجوسی کا اظہار نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہ لنگر آپ کا نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لنگر ہے جو جاری ہے۔ اس لئے بعض دفعہ ضیافت کی جو ٹیم ہے ان کے بارے میں یا جو عہدیدار ہیں ان کے بارے میں شکایات آ جاتی ہیں، تو ان کو دنیا میں ہر جگہ اور خاص طور پر یہاں اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ اسی طرح ربوہ میں بھی اور قادیان میں بھی۔

پھر جماعت کی ترقی کے متعلق اپنے ایک الہام کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”براہین احمدیہ میں اس جماعت کی ترقی کی نسبت یہ پیشگوئی ہے کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْأَہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ۔ یعنی پہلے ایک بیج ہوگا کہ جو اپنا سبزہ نکالے گا۔ پھر موٹا ہوگا۔ پھر اپنی ساقوں پر قائم ہوگا۔ یہ ایک بڑی پیشگوئی تھی جو اس جماعت کے پیدا ہونے سے پہلے اور اس کے نشوونما کے بارہ میں آج سے پچیس برس پہلے کی گئی تھی۔ ایسے وقت میں کہ نہ اُس وقت جماعت تھی اور نہ کسی کو مجھ سے تعلق بیعت تھا بلکہ کوئی اُن میں سے میرے نام سے بھی واقف نہ تھا۔ پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے یہ جماعت پیدا کر دی جو اب تین لاکھ سے بھی کچھ زیادہ ہے“۔ (جس زمانے میں یہ ذکر ہے اس وقت کی (تعداد) بیان فرما رہے ہیں کہ) ”مَیں ایک چھوٹے سے بیج کی طرح تھا جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے بویا گیا۔ پھر مَیں ایک مدت تک مخفی رہا۔ پھر میرا ظہور ہوا اور بہت سی شاخوں نے میرے ساتھ تعلق پکڑا۔ سو یہ پیشگوئی محض خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے پوری ہوئی۔“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد22 صفحہ 241)

اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت دنیا کے 204 ممالک میں قائم ہے اور کروڑوں کی تعداد میں اللہ کے فضل سے ہے۔ اور دنیا کے ہر کونے میں ایم ٹی اے کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام بھی پہنچ رہا ہے۔ پھر آپ ایک جگہ ایک نشان کے بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ:

”براہین احمدیہ میں ایک یہ بھی پیشگوئی ہے یَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ وَلَوْ لَمْ یَعْصِمْکَ النَّاسُ۔ یعنی خدا تجھے تمام آفات سے بچائے گا اگرچہ لوگ نہیں چاہیں گے کہ تُو آفات سے بچ جائے۔ یہ اس زمانہ کی پیشگوئی ہے جبکہ مَیں ایک زاویۂ گمنامی میں پوشیدہ تھا اور کوئی مجھ سے نہ تعلق بیعت رکھتا تھا نہ عداوت“۔ (بچائے جانے کا سوال تب ہو سکتا ہے جب کوئی دشمنی ہو۔ کسی کو جانتا ہی کوئی نہیں تھا تو دشمنی کیسی۔) فرمایا کہ ”بعد اس کے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ مَیں نے کیا تو سب مولوی اور ان کے ہم جنس آگ کی طرح ہو گئے۔ ان دنوں میں میرے پر ایک پادری ڈاکٹر مارٹن کلارک نام نے خون کا مقدمہ کیا۔ اس مقدمہ میں مجھے یہ تجربہ ہو گیا کہ پنجاب کے مولوی میرے خون کے پیاسے ہیں اور مجھے ایک عیسائی سے بھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے اور گالیاں نکالتا ہے بدتر سمجھتے ہیں۔ کیونکہ بعض مولویوں نے اس مقدمہ میں میرے مخالف عدالت میں حاضر ہو کر اس پادری کے گواہ بن کر گواہیاں دیں اور بعض اس دعا میں لگے رہے کہ پادری لوگ فتح پاویں۔ میں نے معتبر ذریعہ سے سنا ہے کہ وہ مسجدوں میں رو رو کر دعائیں کرتے تھے کہ اے خدا! اس پادری کی مدد کر، اس کو فتح دے۔ مگر خدائے علیم نے ان کی ایک نہ سنی۔ نہ گواہی دینے والے اپنی گواہی میں کامیاب ہوئے اور نہ دعا کرنے والوں کی دعائیں قبول ہوئیں۔ یہ علماء ہیں دین کے حامی اور یہ قوم ہے جس کے لئے لوگ قوم قوم پکارتے ہیں۔ ان لوگوں نے میرے پھانسی دلانے کے لئے اپنے تمام منصوبوں سے زور لگایا اور ایک دشمنِ خدا اور رسول کی مدد کی۔ اور اس جگہ طبعاً دلوں میں گذرتا ہے کہ جب یہ قوم کے تمام مولوی اور ان کے پیرو میرے جانی دشمن ہو گئے تھے تو پھر کس نے مجھے اس بھڑکتی ہوئی آگ سے بچایا۔ حالانکہ آٹھ نو گواہ میرے مجرم بنانے کے لئے گذر چکے تھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اُسی نے بچایا جس نے پچیس برس پہلے یہ وعدہ دیا تھا کہ تیری قوم تو تجھے نہیں بچائے گی اور کوشش کرے گی کہ تُو ہلاک ہو جائے مگر میں تجھے بچاؤں گا۔ جیسا کہ اس نے پہلے سے فرمایا تھا جو براہین احمدیہ میں آج سے پچیس برس پہلے درج ہے اور وہ یہ ہے فَبَرَّأَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا وَکَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْھًا۔ یعنی خدا نے اُس الزام سے اُس کو بری کیا جو اس پر لگایا گیا تھا اور وہ خدا کے نزدیک وجیہہ ہے۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد22 صفحہ 243-242)

دیکھیں یہ الہام آج بھی کس شان سے پورا ہوا ہے کہ جب ڈاکٹر مارٹن کلارک کا پڑپوتا ہمارے سامنے کھل کر یہ اظہار کرتا ہے کہ میرا پڑدادا غلط تھا اور مرزا غلام احمد قادیانی سچے تھے۔ اور یہ ریکارڈ ہوا ہوا ہے۔ جلسہ میں کھل کے کہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر ایک اور نشان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

”مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنے رسالہ فتح رحمانی میں جو 1315ھ کو میری مخالفت میں مطبع احمدی لدھیانہ میں چھاپ کر شائع کیا گیا مباہلہ کے رنگ میں میرے پر ایک بددعا کی تھی جیسا کہ کتاب مذکور کے صفحہ 27,26 میں ان کی یہ بددعا تھی:۔

”اَللّٰھُمَّ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا مَالِکَ الْمُلْکِ جیسا کہ تُو نے ایک عالم ربّانی حضرت محمد طاہر مؤلف مجمع بحار الانوار کی دعا اور سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑا غارت کیا (جو ان کے زمانہ میں پید ہوا تھا) ویسا ہی دعا اور التجاء اس فقیر قصوری کان اللہ لہٗ سے ہے جو سچے دل سے تیرے دین متین کی تائید میں حتی الوسع ساعی ہے“ (یہ کوشش کرتا ہے) ”کہ تُو مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو توبہ نصوح کی توفیق رفیق فرما۔ اور اگر یہ مقدر نہیں تو اُن کو مورد اس آیت فرقانی کا بنا۔ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ وَبِالْاِجَابَۃِ جَدِیْرٌ۔ آمین۔ یعنی جو لوگ ظالم ہیں وہ جڑھ سے کاٹے جائیں گے اور خدا کے لئے حمد ہے۔ تو ہر چیز پر قادر ہے اور دعا قبول کرنے والا ہے۔ آمین۔ اور پھر صفحہ 26 کتاب مذکور کے حاشیہ میں مولوی مذکور نے میری نسبت لکھا ہے تَبًّا لَّہٗ وَلِاَتْبَاعِہٖ۔ یعنی وہ اور اس کے پیرو ہلاک ہو جائیں۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل سے مَیں اب تک زندہ ہوں اور میرے پیرو اُس زمانہ سے قریباً پچاس حصہ زیادہ ہیں“ (اور اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں ہزاروں حصے زیادہ ہو چکے ہیں۔) ”اور ظاہر ہے کہ مولوی غلام دستگیر نے میرے صدق یا کذب کا فیصلہ آیت فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا (الانعام:46) پر چھوڑا تھا جس کے اس محل پر یہ معنی ہیں کہ جو ظالم ہوگا اس کی جڑ کاٹ دی جائے گی۔ اور یہ امر کسی اہل علم پر مخفی نہیں کہ آیت ممدوحہ بالا کا مفہوم عام ہے جس کا اس شخص پر اثر ہوتا ہے جو ظالم ہے۔ پس ضرور تھا کہ ظالم اس کے اثر سے ہلاک کیا جاتا۔ لہٰذا چونکہ غلام دستگیر خدا تعالیٰ کی نظر میں ظالم تھا اس لئے اس قدر بھی اس کو مہلت نہ ملی جو اپنی اس کتاب کی اشاعت کو دیکھ لیتا۔ اس سے پہلے ہی مر گیا۔ اور سب کو معلوم ہے کہ وہ اس دعا سے چند روز بعد ہی فوت ہو گیا۔

بعض نادان مولوی لکھتے ہیں کہ غلام دستگیر نے مباہلہ نہیں کیا صرف ظالم پر بددعا کی تھی۔ مگر مَیں کہتا ہوں کہ جبکہ اس نے میرے مرنے کے ساتھ خدا سے فیصلہ چاہا تھا اور مجھے ظالم قرار دیا تھا تو پھر وہ بددعا اُس پر کیوں پڑ گئی اور خدا نے ایسے نازک وقت میں جبکہ لوگ خدائی فیصلہ کے منتظر تھے غلام دستگیر کو ہی کیوں ہلاک کر دیا۔ اور جبکہ وہ اپنی دعا میں میرا ہلاک ہونا چاہتا تھا تا دنیا پر یہ بات ثابت کر دے کہ جیسا کہ محمد طاہر کی بددعا سے جھوٹا مہدی اور جھوٹا مسیح ہلاک ہو گیا تھا میری بددعا سے یہ شخص ہلاک ہو گیا تو اس دعا کا الٹا اثر کیوں ہوا۔ یہ تو سچ ہے کہ

قربانی، صدقہ، شادی اور ولیمہ کیلئے بکرے و مرغے کا حلال گوشت دستیاب ہے
SINDHI BROTHERS
& MEAT SHOP
Prop.
Tariq
Ahmadiyya Mohalla Qadian
Mob. 9780601509, 9888266901, 9988748328

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320
BHARAT
BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

محمد طاہر کی بددعا سے جھوٹا مہدی اور جھوٹا مسیح ہلاک ہو گیا تھا اور اسی محمد طاہر کی رِیس سے'' (اس کی رِیس میں جو اس نے کہا تھا) ''غلام دستگیر نے میرے پر بددعا کی تھی تو اب یہ سوچنا چاہئے کہ محمد طاہر کی بددعا کا کیا اثر ہوا اور غلام دستگیر کی دعا کا کیا اثر ہوا۔ اور اگر کہو کہ غلام دستگیر اتفاقاً مر گیا تو پھر یہ بھی کہو کہ وہ جھوٹا مہدی بھی اتفاقاً مر گیا تھا محمد طاہر کی کوئی کرامت نہ تھی۔ لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡن۔

اِس وقت قریباً گیارہ سال غلام دستگیر کے مرنے پر گذر گئے ہیں۔ جو ظالم تھا خدا نے اس کو ہلاک کیا اور اس کا گھر ویران کر دیا۔ اب انصافاً کہو کہ کس کی جڑھ کاٹی گئی اور کس پر یہ دعا پڑی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یَتَرَبَّصُ بِکُمُ الدَّوَآئِرَ عَلَیۡہِمۡ دَآئِرَۃُ السَّوۡءِ (التوبۃ:98)۔ یعنی اے نبی! تیرے پر یہ بدنہاد دشمن طرح طرح کی گردشیں چاہتے ہیں۔ انہیں پر گردشیں پڑیں گی۔ پس اس آیت کریمہ کی رُو سے یہ سنت اللہ ہے کہ جو شخص صادق پر کوئی بددعا کرتا ہے وہی بددعا اس پر پڑتی ہے۔ یہ سنت اللہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ سے ظاہر ہے۔ پس اب بتلاؤ کہ غلام دستگیر اس بددعا کے بعد مر گیا ہے یا نہیں۔ لہٰذا بتلاؤ کہ اس میں کیا بھید ہے کہ محمد طاہر کی بددعا سے تو ایک جھوٹا مسیح مر گیا اور میرے پر بددعا کرنے والا خود مر گیا۔ خدا نے میری عمر تو بڑھا دی کہ گیارہ سال سے میں اب تک زندہ ہوں اور غلام دستگیر کو ایک مہینہ کی بھی مہلت نہ دی''۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 343-345)

پھر فصاحت و بلاغت کے نشان کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''براہین احمدیہ میں یہ پیشگوئی ہے کہ تجھے عربی زبان میں فصاحت و بلاغت عطا کی جائے گی جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ چنانچہ اب تک کوئی مقابلہ نہ کر سکا۔'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 235)

''اس بارہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا تھا۔ کَلَامٌ اُفۡصِحَتۡ مِنۡ لَّدُنۡ رَبٍّ کَرِیۡمٍ۔ اور جو مَیں نے اب تک عربی میں کتابیں بنائی ہیں جن میں سے بعض نثر میں ہیں اور بعض نظم میں۔ جس کی نظیر علماء مخالف پیش نہیں کر سکے ان کی تفصیل یہ ہے:۔ رسالہ ملحقہ انجام آتھم صفحہ 73 سے صفحہ 282 تک (عربی میں ہے)۔ التبلیغ ملحقہ آئینہ کمالات اسلام۔ کرامات الصادقین۔ حمامۃ البشریٰ۔ سیرت الابدال۔ نور الحق حصہ اول۔ نور الحق حصہ دوم۔ تحفہ بغداد۔ اعجاز المسیح۔ اتمام الحجۃ۔ حجۃ اللہ۔ سر الخلافۃ۔ مواہب الرحمن۔ اعجاز احمدی۔ خطبہ الہامیہ۔ الہدیٰ۔ علامات المقربین ملحقہ تذکرۃ الشہادتین۔ اور وہ کتابیں جو عربی میں تالیف ہو چکی ہیں مگر ابھی شائع نہیں ہوئیں یہ ہیں۔ ترغیب المؤمنین۔ لجۃ النور۔ نجم الہدیٰ۔''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 235۔ حاشیہ)

یہ اس وقت کی باتیں ہیں جب آپ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے اور پھر اس کے بعد یہ کتابیں بھی لکھیں۔ اور ان کتابوں کی فصاحت و بلاغت کا اعتراف تو آج بھی، اس زمانے میں بھی عرب بھی کرتے ہیں جیسا کہ مَیں گزشتہ چند خطبہ پہلے بعض حوالوں سے اس کا ذکر بھی کر چکا ہوں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''ایک دفعہ ایک ہندو صاحب قادیان میں میرے پاس آئے جن کا نام یاد نہیں رہا۔ اور کہا کہ مَیں ایک مذہبی جلسہ کرنا چاہتا ہوں آپ بھی اپنے مذہب کی خوبیوں کے متعلق کچھ مضمون لکھیں تا اس جلسہ میں پڑھا جائے۔ مَیں نے عذر کیا پر اس نے بہت اصرار سے کہا کہ آپ ضرور لکھیں۔ چونکہ مَیں جانتا ہوں کہ مَیں اپنی ذاتی طاقت سے کچھ بھی نہیں کر سکتا بلکہ مجھ میں کوئی طاقت نہیں۔ مَیں بغیر خدا کے بلائے بول نہیں سکتا اور بغیر اس کے دکھانے کے کچھ دیکھ نہیں سکتا اس لئے مَیں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ وہ مجھے ایسے مضمون کا القا کرے جو اس مجمع کی تمام تقریروں پر غالب رہے۔ مَیں نے دعا کے بعد دیکھا کہ ایک قوّت میرے اندر پھونک دی گئی ہے۔ مَیں نے اس آسمانی قوّت کی ایک حرکت اپنے اندر محسوس کی اور میرے دوست جو اس وقت حاضر تھے جانتے ہیں کہ مَیں نے اس مضمون کا کوئی مسودہ نہیں لکھا۔ جو کچھ لکھا صرف قلم برداشتہ لکھا تھا اور ایسی تیزی اور جلدی سے مَیں لکھتا جاتا تھا کہ نقل کرنے والے کے لئے مشکل ہو گیا کہ اس قدر جلدی اس کی نقل لکھے۔ جب مَیں مضمون ختم کر چکا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ مضمون بالا رہا۔ خلاصہ کلام یہ کہ جب وہ مضمون اس مجمع میں پڑھا گیا تو اس کے پڑھنے کے وقت سامعین کے لئے ایک عالم وجد تھا۔ اور ہر ایک طرف سے تحسین کی آواز تھی۔ یہاں تک کہ ایک ہندو صاحب جو صدر نشین اس مجمع کے تھے ان کے مُنہ سے بھی بے اختیار نکل گیا کہ یہ مضمون تمام مضامین سے بالا رہا۔ اور سول اینڈ ملٹری گزٹ جو لاہور سے انگریزی میں ایک اخبار نکلتا ہے اس نے بھی شہادت کے طور پر شائع کیا کہ یہ مضمون بالا رہا۔ اور شائد بیس کے قریب ایسے اردو اخبار بھی ہوں گے جنہوں نے یہی شہادت دی اور اس مجمع میں بجز بعض متعصب لوگوں کے تمام زبانوں پر یہی تھا کہ یہی مضمون فتحیاب ہوا اور آج تک صدہا آدمی ایسے موجود ہیں جو یہی گواہی دے رہے ہیں۔ غرض ہر ایک فرقہ کی شہادت اور نیز انگریزی اخباروں کی شہادت سے میری پیشگوئی پوری ہو گئی کہ مضمون بالا رہا۔ یہ مقابلہ اس مقابلہ کی مانند تھا جو موسیٰ نبی کو ساحروں کے ساتھ کرنا پڑا تھا۔ کیونکہ اس مجمع میں مختلف خیالات کے آدمیوں نے اپنے اپنے مذہب کے متعلق تقریریں سنائی تھیں جن میں سے بعض عیسائی تھے اور بعض سناتن دھرم کے ہندو اور بعض آریہ سماج کے ہندو اور بعض برہمو اور بعض سکھ اور بعض ہمارے مخالف مسلمان تھے اور سب نے اپنی اپنی لاٹھیوں کے خیالی سانپ بنائے تھے لیکن جبکہ خدا نے میرے ہاتھ سے اسلامی راستی کا عصا ایک پاک اور پُرمعارف تقریر کے پیرایہ میں ان کے مقابل پر چھوڑا تو وہ اژدہا بن کر سب کو نگل گیا اور آج تک قوم میں میری اس تقریر کا تعریف کے ساتھ چرچا ہے جو میرے منہ سے نکلی تھی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 291-292)

اور صرف اس زمانے میں نہیں بلکہ آج بھی پڑھنے والے یہ اعتراف کرتے ہیں۔ اس لئے مَیں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ اس کتاب کی بھی تشہیر ہونی چاہئے اور لٹریچر میں دینی چاہئے۔ کئی غیر مجھے خط لکھتے ہیں کہ یہ کتاب پڑھنے سے اسلام کی خوبصورتی کا ہمیں پتہ لگا۔ کئی نئے بیعت کرنے والوں سے جب میں پوچھتا ہوں، کس چیز نے متاثر کیا تو کئی لوگوں کے یہ جواب ہوتے ہیں کہ اسلامی اصول کی فلاسفی جو ہے اس کتاب نے ہمیں متاثر کیا اور ہمیں اسلام کی طرف رغبت اور توجہ پیدا ہوئی اور جماعت کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

''ان پیشگوئیوں کو کہ مَیں تجھے نہیں چھوڑوں گا جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق نہ کر لوں، اس زمانہ میں ظاہر کر دیا۔ چنانچہ تم دیکھتے ہو کہ باوجود تمہاری سخت مخالفت اور مخالفانہ دعاؤں کے اُس نے مجھے نہیں چھوڑا۔ اور ہر میدان میں وہ میرا حامی رہا۔ ہر ایک پتھر جو میرے پر چلایا گیا اُس نے اپنے ہاتھوں پر لیا۔ ہر ایک تیر جو مجھے مارا گیا اُس نے وہی تیر دشمنوں کی طرف لوٹا دیا۔ مَیں بے کس تھا اس نے مجھے پناہ دی۔ مَیں اکیلا تھا اُس نے مجھے اپنے دامن میں لے لیا۔ مَیں کچھ بھی چیز نہ تھا مجھے اس نے عزت کے ساتھ شہرت دی اور لاکھوں انسانوں کو میرا ارادت مند کر دیا۔ پھر وہ اُس مقدس وحی میں فرماتا ہے کہ جب میری مدد تمہیں پہنچے گی اور میرے منہ کی باتیں پوری ہو جائیں گی یعنی خلق اللہ کا رجوع ہو جائے گا اور مالی نصرتیں ظہور میں آئیں گی تب منکروں کو کہا جائے گا کہ دیکھو کیا وہ باتیں پوری نہیں ہو گئیں جن کے بارے میں تم جلدی کرتے تھے۔ چنانچہ آج وہ سب باتیں پوری ہو گئیں۔ اس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ خدا نے اپنے عہد کو یاد کر کے لاکھوں انسانوں کو میری طرف رجوع دے دیا اور وہ مالی نصرتیں کیں جو کسی کے خواب و خیال میں نہ تھیں۔ پس اے مخالفو! خدا تم پر رحم کرے اور تمہاری آنکھیں کھولے۔ ذرا سوچو کہ کیا یہ انسانی مکر ہو سکتے ہیں۔ یہ وعدے تو براہین احمدیہ کی تصنیف کے زمانے میں کئے گئے تھے جبکہ قوم کے سامنے ان کا ذکر کرنا بھی ہنسی کے لائق تھا اور میری حیثیت کا اس قدر بھی وزن نہ تھا جیسا کہ رائی کے دانے کا وزن ہوتا ہے۔ تم میں سے کون ہے کہ جو مجھے اس بیان میں ملزم کر سکتا ہے۔ تم میں سے کون ہے کہ یہ ثابت کر سکتا ہے کہ اس وقت بھی اِن ہزارہا لوگوں میں سے کوئی میری طرف رجوع رکھتا تھا۔ مَیں تو براہین احمدیہ کے چھپنے کے وقت ایسا گمنام شخص تھا کہ امرتسر میں ایک پادری کے مطبع میں جس کا نام رجب علی تھا میری کتاب براہین احمدیہ چھپتی تھی اور مَیں اُس کے پروف دیکھنے کے لئے اور کتاب کے چھپوانے کیلئے اکیلا امرتسر جاتا اور اکیلا واپس آتا تھا اور کوئی مجھے آتے جاتے نہ پوچھتا کہ تُو کون ہے اور نہ مجھ سے کسی کو تعارف تھا اور نہ میں کوئی حیثیت قابلِ تعظیم رکھتا تھا۔ میری اس حالت کے قادیان کے آریہ بھی گواہ ہیں جن میں سے ایک شخص شرمپت نام اب تک قادیان میں موجود ہے جو بعض دفعہ میرے ساتھ امرتسر میں پادری رجب علی کے پاس مطبع میں گیا تھا جس کے مطبع میں میری کتاب براہین احمدیہ چھپتی تھی اور تمام یہ پیشگوئیاں اس کا کاتب لکھتا تھا۔ اور وہ پادری خود حیرانی سے پیشگوئیوں کو پڑھ کر باتیں کرتا تھا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ایسے معمولی انسان کی طرف ایک دنیا کا رجوع ہو جائیگا پر چونکہ وہ باتیں خدا کی طرف سے تھیں میری نہیں تھیں اس لئے وہ اپنے وقت میں پوری ہو گئیں اور پوری ہو رہی ہیں۔ ایک وقت میں انسانی آنکھ نے اُن سے تعجب کیا۔ اور دوسرے وقت میں دیکھ بھی لیا''۔ (براہین احمدیہ حصّہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 79-80)

اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تو بڑی شان سے پوری ہو رہی ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ ایم ٹی اے

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیۡن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کے ذریعہ سے دنیا میں ہر جگہ یہ پیغام پہنچ رہا ہے۔ اسی طرح پہلے تو امرتسر پریس میں جاتے تھے۔ آج قادیان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام تر جدید سہولیات کے ساتھ پریس جاری ہے اور وہاں کتابیں چھپ رہی ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’خدا نے میری سچائی کی گواہی کے لئے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کئے اور آسمان پر کسوف خسوف رمضان میں ہوا۔ اب جو شخص خدا اور رسول کے بیان کو نہیں مانتا اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے اور عمداً خدا تعالیٰ کے نشانوں کو رد کرتا ہے اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 168)

بہرحال یہ چند نشانات مَیں نے ان میں سے پیش کئے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے یہ لاکھوں میں ہیں۔ یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشان ہیں اور صرف یہ نشان اس وقت میں بند نہیں ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ اور ہزاروں لوگ یہ نشانات دیکھ کر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ بیعتیں کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کی بیعت میں آتے ہیں۔ ہاں بعض جگہوں پر احمدیوں کو تکالیف کا ضرور سامنا ہے، مشکلات کا سامنا ہے۔ وقت آئے گا کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی دُور ہو جائیں گی اور ہمارے ایمان و ایقان اور معرفت میں یقیناً ان کو دیکھتے ہوئے اضافہ ہو گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’برائے خدا ناظرین اِس مقام میں کچھ غور کریں تا خدا ان کو جزائے خیر دے ورنہ خدا تعالیٰ اپنی تائیدات اور اپنے نشانوں کو ابھی ختم نہیں کر چکا۔ اور اُسی کی ذات کی مجھے قَسم ہے کہ وہ بس نہیں کرے گا جب تک میری سچائی دنیا پر ظاہر نہ کر دے۔ پس اے تمام لوگو! جو میری آواز سنتے ہو خدا کا خوف کرو اور حد سے مت بڑھو۔ اگر یہ منصوبہ انسان کا ہوتا تو خدا مجھے ہلاک کر دیتا اور اس تمام کاروبار کا نام و نشان نہ رہتا۔ مگر تم نے دیکھا کہ کیسی خدا تعالیٰ کی نصرت میرے شامل حال ہو رہی ہے اور اس قدر نشان نازل ہوئے جو شمار سے خارج ہیں۔ دیکھو کس قدر دشمن ہیں جو میرے ساتھ مباہلہ کر کے ہلاک ہو گئے۔ اے بندگان خدا! کچھ تو سوچو، کیا خدا تعالیٰ جھوٹوں کے ساتھ ایسا معاملہ کرتا ہے؟‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 554)

جیسا کہ میں نے بتایا کہ آج 125 سال ہو گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سلسلہ ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔ پس کیا یہ لوگ عقل استعمال نہیں کریں گے؟ مخالفین اپنی مخالفتوں سے باز نہیں آئیں گے؟ اللہ تعالیٰ سے دعا ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور یہ زمانے کے امام اور مسیح موعود کو پہچاننے والے ہوں۔ ورنہ جب اللہ تعالیٰ کی پکڑ آتی ہے تو پھر یہ تمام مخالفین جو ہیں، چاہے جتنی طاقت رکھنے والے ہوں، خس و خاشاک کی طرح اڑ جاتے ہیں۔ ایک سوکھی ہوئی لکڑی کی طرح بھسم ہو جاتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ان کو عقل آئے اور یہ پہچاننے والے بنیں۔

اس کے علاوہ مَیں پھر آج دعا کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔ شام کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کی خاص ضرورت ہے۔ پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی خاص ضرورت ہے۔ اسی طرح بعض تکلیفیں اور مشکلات مصر کے احمدیوں کو بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی مشکلات دور فرمائے اور اس بارے میں بھی ہم خاص نشان دیکھنے والے ہوں تا کہ یہ آزادی سے اپنے مذہب کا اظہار بھی کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے بھی ہوں۔ جہاں ہم پر یہ پابندیاں ہیں کہ ہم عبادتیں نہیں کر سکتے، نمازیں ادا نہیں کر سکتے، وہاں ہر جگہ یہ پابندیاں بھی اللہ تعالیٰ دُور فرمائے۔

آج مَیں نمازوں کے بعد ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرمہ محترمہ لطیفہ الیاس صاحبہ۔ بالٹی مور۔ یو ایس اے (USA) کا ہے جو 9؍ مارچ کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ محترمہ لطیفہ الیاس صاحبہ افریقن امریکن خاتون تھیں جنہیں اسلام احمدیت قبول کئے تقریباً پچاس سال سے زائد عرصہ گزر چکا تھا۔ وفات کے وقت ان کی عمر 76 سال تھی۔ نہایت سادہ مخلص اور متقی احمدی تھیں۔ خلافت سے بھی انہیں بے پناہ عشق تھا۔ مسجد کی جیسے وہ جان تھیں۔ ان کے پسماندگان میں ایک بیٹا جمال الیاس ہے جو مخلص احمدی ہے۔ ان کے صدر جماعت لکھتے ہیں کہ محدود وسائل ہونے کے باوجود سسٹر لطیفہ اپنے گھر سے صفائی کا سامان لاتیں اور گھنٹوں مسجد کی صفائی میں مصروف رہتیں اور اکثر ایسے اوقات میں صفائی کرتیں جب انہیں خیال ہوتا کہ مسجد میں ان کو کوئی دیکھ نہ لے تا کہ کسی قسم کی ریاکاری نہ ہو۔ مسجد صاف کرتے وقت بھی، ویسے بھی ہر وقت تسبیح و تحمید کرتی رہتی تھیں۔ رمضان المبارک میں بھی افطار سے دو گھنٹے پہلے مسجد آ جاتیں۔ کچن کی صفائی کرتیں اور کبھی انہوں نے شکایت نہیں کی کہ لوگ کیوں گند ڈال جاتے ہیں۔ ہمیشہ یہ کہا کرتی تھیں کہ خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو۔ عملاً اس کی تصویر تھیں۔ ستّر سال کی عمر میں بھی عموماً پیدل چل کر مسجد آتی رہیں۔ اگر کوئی احمدی سڑک سے گزرتے ہوئے احترام کی وجہ سے گاڑی میں چھوڑنے کی پیشکش کرتا تو کہتیں کہ نہیں، مسجد کی طرف اٹھنے والا ہر قدم حدیث کے مطابق ثواب کا باعث ہے اس لئے مجھے پیدل جانے دو۔ ڈیوٹیاں دیا کرتی تھیں۔ سکیورٹی کی ڈیوٹیاں بھی دیا کرتی تھیں۔ بہت سالوں تک مقامی لجنہ میں سیکرٹری مال اور سیکرٹری خدمت خلق کے فرائض احسن رنگ میں انجام دیتی رہیں۔ کبھی کسی سے ذاتی عناد نہیں رکھا۔ بچوں سے انتہائی شفقت سے پیش آتیں۔ خطبہ سننے کی طرف ان کا خاص رجحان تھا۔ ایم ٹی اے پر خطبہ سنتیں اور اس کی تحریک کیا کرتی تھیں اور جمعہ پر جانا تو خیر ان کو فرض تھا ہی۔ بیٹا جمال الیاس جمعہ کی نماز پر کچھ ہفتے نہ آ سکا تو اس سے پوچھا کہ کیوں نہیں گئے۔ اس نے بتایا کہ نئی جاب کی وجہ سے فی الحال چھٹی نہیں مل رہی تو اس کو خاص طور پر تنبیہ کی کہ جمعہ چھوڑنا نہیں چاہئے۔ لیکن بہرحال اس کا بیٹے پر بھی یہ اثر تھا کہ وہ کہتا ہے کہ یہاں سے ایم ٹی اے پر جو میرا خطبہ آتا تھا وہ باقاعدہ ڈرائیونگ کے دوران بھی سن لیتا تھا۔ تو ان کے بیٹے کی بھی ایسی تربیت تھی۔

ایک لکھنے والے لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا بھی خوبصورت نشان تھیں اور خلافت پر فدا ہونے والی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان لوگوں کو بھی توجہ کرنی چاہئے جو لوگ ایم ٹی اے پر خطبے کو اہمیت نہیں دیتے اور سنتے نہیں۔ اگر یہ سب ایم ٹی اے سے منسلک ہو جائیں اور جماعت کا ہر فرد اس پر توجہ دینی شروع کر دے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا تربیتی معیار بہت بلند ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بھی سب کو توفیق دے۔ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بیٹے کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......

شعبہ نور الاسلام کے اوقات

روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

فون نمبر: 1800 3010 2131

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ (الیس اللہ بِکافٍ عبدہ)
Body Building
All Types of Welding and Grill Works
Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)

10 Years
Quality Service
2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Australia
USA,Uk
Newzealand
Canada, France
Switzerland
Ireland
Singapore
10

سٹڈی ابراڈ
Prosper Overseas
is the India's Leading
Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
- NAFSA Member Association , USA.
- Certified Agent of the British High Commission
- Trusted Partner of Ireland High Commission
- Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands,
Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

میرا سفر عمرہ
وزیارتِ حرمین شریفین

محمد عبدالباقی، صدر جماعت احمدیہ برہ پورہ، بھاگلپور، بہار

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل واحسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے پاک رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پیارے مسیح اور مہدی اور اس زمانہ کے امام حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

فَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَبَایِعُوْہُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ فَاِنَّہٗ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیّ۔

(ابوداؤد جلد 2 باب خروج المہدی۔ ابن ماجہ باب خروج المہدی)

یعنی اے مسلمانو جب تمہیں اس بات کا علم ہو جائے کہ مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگیا ہے تو اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں برف کے اوپر سے گھٹنوں کے بل جانا پڑے۔ کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہوگا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اُسے میرا سلام پہنچانا۔

(درمنثور جلد ۲ صفحہ ۴۴۵، بحار الانوار جلد ۳ صفحہ ۱۸۳)

آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد پر عمل کرتے ہوئے خاکسار کو اپنی اہلیہ مکرمہ شمیمہ بیگم سمیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے عہد خلافت میں بذریعہ بیعت فارم اور پھر ۱۹۷۰ء میں جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے دوران آپؒ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ اس کے بعد ہماری یہ دلی خواہش تھی کہ ہم حج یا عمرہ کرلیں اور آقا رسول کریم ﷺ کے روضہ مبارک پر پہنچ کر عرض کریں کہ ہم نے آپؐ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے آپ کا ''سلام'' امام مہدی و مسیح موعودؑ کو پہنچا دیا ہے اور اس کی قائم کردہ جماعت احمدیہ میں شامل ہوگئے ہیں۔

قبل اس کے کہ اپنے اس للہی سفر عمرہ کی تفصیل قلم بند کروں میں اس سے متعلق اپنا ایک خواب تحریر کرنا چاہتا ہوں۔ ۱۹۹۳ء کی بات ہے خاکسار بہار کے بین الاقوامی اہمیت کے حامل شہر ''گیا'' میں ریلوے مجسٹریٹ کے عہدہ پر فائز تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں سعید فطرت لوگوں کے بیعت کرنے کے نتیجہ میں یہاں جماعت قائم ہوچکی تھی اور ''گیا'' سے میرا تبادلہ دوسری جگہ ہونے والا تھا تو میں نے 12-13 جون 1993ء کی درمیانی شب خواب دیکھا کہ:

''میں خانہ کعبہ حج کیلئے گیا ہوں اور نماز کے وقت ایک کمرہ میں ہوں تو مائیک پر یہ اعلان سنائی دیا کہ۔

آج سب سے پہلے رسول کریم ﷺ کے غلام حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کا اعلان کیا جائے گا۔ اور اس کے بعد امام مہدی علیہ السلام کی جماعت خانہ کعبہ میں باجماعت نماز ادا کرے گی۔ اس کے بعد ہی دوسری جماعتیں نماز ادا کریں گی۔ اس اعلان کی آواز سننے کے فوراً بعد خاکسار کی گھڑی کا الارم نماز تہجد کیلئے بج گیا اور خاکسار کی نیند ٹوٹ گئی۔

خاکسار نے اس خواب کا ذکر پٹنہ سے تبلیغی رپورٹ کے ساتھ پیارے آقا سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں کیا۔ اس کے جواب میں حضور کا خوشنودی بھرا خط موصول ہوا جس میں حضور نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی خواب مبارک فرمائے اور اپنے قرب کی راہیں عطا فرمائے۔

ہم اپنی خوشیوں کا اظہار الفاظ میں نہیں کرسکتے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس دیرینہ اور دلی خواہش کے پورا ہونے کا راستہ صاف ہونے پر سب سے پہلے ہم لوگوں نے اپنے خدا کا دو رکعت نفل پڑھ کر شکریہ ادا کیا اور اس للہی سفر پر نکلنے کی تیاری شروع کردی۔ یہاں پر اس بات کا بھی ذکر کردینا ضروری سمجھتا ہوں کہ خاکسار اور اہلیہ صاحبہ کے ساتھ ساتھ خاکسار کے بھائی سید عبدالنقی صاحب اُن کی اہلیہ امۃ الکریم صاحبہ، اور دیوگھر (جھارکھنڈ) سے مکرم حیدر علی صاحب ایڈووکیٹ اور اُن کی اہلیہ محترمہ ہاجرہ خاتون صاحبہ بھی تھیں۔ ہم سبھی چھ احمدیوں کے علاوہ کلکتہ کے ٹور اینڈ ٹریول ایجنسی کے کل ۱۳۰ افراد میں سے ۲۴ افراد کلکتہ کے مقامی غیر احمدی تھے جنہیں ایک ساتھ برائے عمرہ سعودی عربیہ کی حکومت کی طرف سے ۱۵ دنوں کا ویزا ملا تھا۔

بھاگلپور ریلوے اسٹیشن سے ۱۹؍فروری ۲۰۱۳ کی شام اس للہی سفر کا آغاز کیا اور اگلے روز ۱۲ بجے دوپہر دہلی پہنچے۔

دہلی انٹرنیشنل ایئر پورٹ کو میقات مانتے ہوئے ہم لوگوں نے عمرہ کے اس مبارک للہی سفر کیلئے احرام باندھ لیا۔ وہیں دو رکعت نفل ادا کی اور تلبیہ کا ورد کرتے ہوئے اور دعائیں کرتے ہوئے قریب ساڑھے آٹھ بجے جدہ (سعودی عرب) کیلئے اُڑان بھری اور قریب تین بجے وہاں کے وقت کے مطابق جدہ پہنچے اور صبح کی نماز سے پہلے پہلے بروز جمعہ بذریعہ بس مکہ معظّمہ پہنچ گئے۔ اس دوران بھی اللہ تعالیٰ کے حضور اسلام اور احمدیت کی ترقی اور اپنوں اور غیروں کیلئے بھی دُعائیں کرنے کی توفیق ملی۔

مکہ مکرمہ میں ایک ہوٹل میں ہمارے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ ناشتہ لینے کے بعد ہم وضو کر کے اور عمرہ کی نیت کے ساتھ خانہ کعبہ میں حاضری کیلئے چل پڑے۔ سب سے پہلے تو صبح کی نماز خانہ کعبہ کے باہری حصہ میں پڑھنے کی توفیق ملی جس میں خاص طور سے اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکر ادا کیا اور اس للہی سفر کی اور تمام دُعاؤں کی قبولیت کیلئے دعا کی اور پھر باب نمبر ۱ باب الملک عبدالعزیز (گیٹ نمبر ۱) سے داخل ہو کر خانہ کعبہ کے پاس پہنچے تو اچانک خانہ کعبہ کو سامنے دیکھ کر ہم لوگوں کا دل ودماغ اس بات کا یقین نہیں کررہا تھا کہ حقیقت میں ہم لوگ خدا کے گھر خانہ کعبہ پہنچ گئے ہیں جو اپنی پوری شان وشوکت کے ساتھ ہم لوگوں کے سامنے تھا۔ پھر کیا تھا سب سے پہلے اپنے ربّ سے کی جانے والی ساری دعاؤں کی قبولیت کیلئے دعا کرنے کے بعد عمرہ کی نیت کر کے رکعات نفل ادا کیں۔ حجر اسود کو اشارہ سے ہاتھ اُٹھا کر بوسہ دیتے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف شروع کیا۔ اور بکثرت دُعائیں کرتے رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پیارے مسیح ومہدی پر بکثرت درود وسلام بھیجتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اسلام احمدیت کے عالمگیر غلبہ مبلغین ومعلمین کی تائید ونصرت کیلئے اسیران راہ مولیٰ کیلئے تمام احمدیوں، دوستوں، رشتہ داروں کیلئے، عالم اسلام کیلئے، شہدائے احمدیت اور ان کے پسماندگان کیلئے، پاکستان کے احمدیوں کیلئے اور ان کی خصوصی حفاظت کیلئے بکثرت دعائیں کرتے رہے۔

اللہ کے فضل سے خانہ کعبہ کے سات چکر مکمل کئے اس کے بعد طواف کی دو رکعت نماز ادا کی پھر صفا و مروہ کے سات چکر لگائے اور پھر دو رکعت نماز ادا کی اور اس کے بعد سر منڈایا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ جس ہوٹل میں ہمارا قیام تھا وہ خانہ کعبہ سے مشکل سے ۵ منٹ پیدل چلنے کی دوری پر تھا اور خانہ کعبہ سے اذان کی آواز صاف سنائی پڑتی تھی۔ مورخہ ۲۳۔ ۲۴ فروری ۲۰۱۳ء کی رات خاکسار نے خواب میں دیکھا کہ:

ہم خانہ کعبہ کا طواف کررہے ہیں اس دوران خانہ کعبہ سے مائیک پر اعلان کیا گیا کہ منگل اور جمعرات کو ایم ٹی اے سے خطبہ نشر ہوگا یا ہوا کرے گا۔ ٹھیک الفاظ یاد نہیں رہے۔ اس کے بعد نیند ٹوٹ گئی اللہ کرے جلد وہ دن آئے جبکہ خانہ کعبہ سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا اعلان ہو۔ میں یہاں پر اس بات کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے اس روئداد عمرہ میں جن خوابوں کا ذکر کیا ہے اُس سے اپنی بڑائی کا اظہار کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ جو ہوا اور جیسے ہوا صرف اُس کا ذکر کرنا مقصود ہے تاکہ خاکسار اپنے خلیفہ وبزرگان کی دُعائیں حاصل کرے۔

پروگرام کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کو دوبارہ ۲۳ فروری ۲۰۱۳ء کو بھی عمرہ وسعی کرنے کی سعادت عطا کی۔ اس طرح والدین کی طرف سے بھی عمرہ کرنے کی توفیق ملی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکہ معظّمہ میں قیام کے دوران ہم سبھی کو زیادہ تر وقت پر خانہ کعبہ جاکر اپنی اپنی نماز ادا کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ بتاریخ ۲۶ فروری ۲۰۱۳ء کو مزدلفہ، منی، مسجد عقبہ، مسجد جبل رحمت، عرفات کا میدان، غارِ حرا، غار ثور کا علاقہ مسجد نمرہ، مسجد حیف (منیٰ کی بڑی مسجد) و دیگر مقاماتِ مقدسہ کی زیارت اور وہاں دعائیں کرنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب بھی خانہ کعبہ کے حدود میں حاضر رہے بار بار آب زم زم پینے اور سعی کے دوران صفا اور مروہ کے مخصوص مقام پر بیٹھ کر دعائیں بھی کرنے کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ خانہ کعبہ کے اُس مخصوص حصہ میں جسے ''حطیم'' کہا جاتا ہے نماز ادا کرنے، خانہ کعبہ کو اپنے ہاتھوں سے چھونے اور مقامِ ابراہیم دیکھنے اور دُعائیں کرنے اور ہر لمحہ خدا تعالیٰ کا شکر بجالانے کی توفیق ملی۔

سفر خانہ کعبہ کے بعد ہم لوگ ۲۸ فروری ۲۰۱۳ بروز جمعرات بذریعہ بس مدینہ منورہ کیلئے روانہ ہوئے

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری۔ صدر وضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

اور اُسی دن وہاں پہنچے۔ مدینہ منورہ میں بھی ہم سبھی چھ افراد ایک ساتھ ہوٹل کے ایک کمرہ میں ٹھہرائے گئے۔ یہ ہوٹل بھی مقدس مسجد نبویؐ سے سات آٹھ منٹ پیدل چلنے کی دوری پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے تمام نمازیں مسجد نبوی میں ادا کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ ہر روز کسی نہ کسی وقت اپنے آقا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ شریف پر حاضر ہوکر درود شریف پڑھنے اور دُعائیں کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ یہاں پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ آپؐ کے روضہ شریف کے پاس پہنچ کر ہم لوگوں کی جو کیفیت رہی نیز مسجد نبویؐ خصوصاً پرانے حصے کو دیکھنے کے بعد جو کیفیات پیدا ہوتی ہیں ان کا ذکر الفاظ میں نہیں کیا جاسکتا۔ اُس مقدس پرانے حصہ کو بہت خوبصورتی اور اہتمام کے ساتھ بنایا اور سجایا گیا ہے۔ خاکسار کو مسجد نبوی کے پرانے حصہ میں لگاتار قیام کے آخری تین دنوں میں نمازِ تہجد ادا کرنے درود شریف پڑھنے اور دعائیں کرنے کی توفیق ملی۔ ایک نئی بات جو دیکھنے کو ملی وہ یہ کہ نماز فجر کی اذان سے قریب ایک گھنٹہ پہلے مسجد نبویؐ سے مائیک پر نماز تہجد کے لئے بھی پوری اذان دی جاتی ہے اگرچہ نمازِ تہجد باجماعت ادا نہیں کی جاتی۔ ہم لوگوں کو مسجد نبویؐ میں اپنے آقاؐ کے زمانہ میں اذان دینے کی جگہ اور امامت کی جگہ بھی دیکھنی نصیب ہوئی۔ جسے بڑے اچھے ڈھنگ سے محفوظ کیا گیا ہے اور اس پرانے حصہ بلکہ موجودہ پوری مسجد نبویؐ میں قرآن کریم کی تلاوت کیلئے قرآن کریم کے نسخوں کو ہر جگہ رکھنے کا جو انتظام ہے وہ بیشک اپنے آپ میں ایک نمونہ ہے اور پوری مسجد نبویؐ کے تقدس کو بحال رکھنے اور اُس کی صفائی کا انتظام قابل تعریف ہے۔

جگہ جگہ پر وضو کے انتظامات اور انڈر گراؤنڈ کاروں کی پارکنگ وغیرہ کا انتظام قابل تحسین ہے۔ کسی بھی فرقہ قوم رنگ و نسل پر کسی قسم کے کوئی اعتراض کی بات نظر نہیں آئی۔ جو جو دُعائیں مکہ معظّمہ میں قیام کے دوران کرنے کی توفیق ملی وہ دعائیں مدینہ منورہ میں بھی کیں۔ مکہ اور مدینہ میں نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنے کا طریق عربوں میں نہیں ہے۔

مدینہ منوّرہ میں قیام کے دوران مسجد نبوی سے سٹے مسجد عمامہ، مسجد بلال، مسجد قبلتین، اُحد کا میدان اور اس میں شہداء کے قبرستان، جنگ خندق کا علاقہ اور دیگر مقامات مقدسہ کی زیارت اور وہاں دعاؤں کی توفیق ملی۔

مدینہ میں بھی آب زم زم کا وافر رنگ میں انتظام موجود تھا۔ آب زم زم کا اس طرح وافر مقدار میں نکلنا یقیناً ایک معجزہ ہے۔ اُحد کے میدان میں جو قبرستان ہے وہ بھی چہار دیواری کے اندر ہے لیکن اُس میں بھی کسی مزار کے ساتھ کوئی کتبہ کسی بھی صحابیؓ یا شہید کا لگا ہوا نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ہم لوگوں کو قریب آٹھ دنوں تک مدینہ منورہ میں قیام کرنے کا موقع عطا کیا۔ ہر دو مقامات میں اللہ کے فضل سے خوب دعاؤں کی توفیق ملی۔

بتاریخ ۸ مارچ ۲۰۱۳ء بروز جمعہ ہم لوگ نماز ظہر ادا کرکے اور ہمارے دیگر غیر احمدی بھائی نماز جمعہ کے بعد مدینہ منوّرہ سے بذریعہ بس قریب ۴ بجے جدّہ ایئرپورٹ کیلئے الوداعی سفر پر بعد دُعا روانہ ہوئے۔ سفر کے دوران بس میں قرآنِ کریم کی تلاوت کی کیسٹ بجتی رہی اور بس کی کھڑکیوں سے مدینہ منورہ اور مکہ معظّمہ کا پہاڑی اور ریگستانی نظارہ دیکھ کر خدا کی حمد کے گیت گاتے ہوئے جہاں تک ممکن ہوسکا موبائل کے کیمرہ سے کچھ حد تک ویڈیو ریکارڈنگ کرتا رہا جو ہمیشہ یاد تازہ کرنے والی چیز ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اُس پہاڑی اور ریگستانی علاقہ کو پوری دُنیا کے لئے اپنی ایک عظمت کا نشان اور مقام بنا دیا ہے جہاں آج ہی نہیں بلکہ جب تک دُنیا قائم ہے پوری دنیا کے کونے کونے سے لوگ دوڑتے چلے آتے رہیں گے۔

ہم نے مشاہدہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دُنیا کی ہر چیز وہاں ملتی ہے۔ ہر قسم کے پھل اور ہر طرح کا کھانا وہاں ملتا ہے۔ مدینہ سے روانہ ہوکر رات جدہ پہنچے۔ جدہ سے چھ گھنٹے کا ہوائی سفر کرتے ہوئے قریب ۹ بجے صبح دہلی انٹرنیشنل ایئرپورٹ پہنچے۔ وہاں دن بھر قیام کے بعد قریب ۳ بجے روانہ ہوکر ساڑھے پانچ بجے کولکاتہ ہوائی اڈہ پہنچے جہاں ہم لوگوں کے متعدد رشتہ دار خوش آمدید کہنے اور مبارک باد دینے کیلئے حاضر تھے۔

۱۰/مارچ ۲۰۱۳ء کی نماز فجر سے پہلے ہم لوگ اپنے اپنے گھروں کو برہ پورہ بھاگلپور پہنچ گئے اور صبح کی نماز اپنی احمدیہ مسجد برہ پورہ میں ادا کی۔ اور اسی طرح مکرم حیدر علی صاحب ایڈوکیٹ اور ان کی اہلیہ صبح صبح دیوگھر (جھارکھنڈ) اپنے بچوں اور رشتہ داروں کے ساتھ اپنے اپنے گھروں کو پہنچ گئے۔

اللہ تعالیٰ ہماری یہ عبادت قبول فرمائے۔ ❁

❁

شجر کے ساتھ وابستہ اگر ہے
یقیناً شاخ پھر وہ باثمر ہے
خدا کا ساتھ ہے مرشد کے میرے
مرے مرشد کا کہنا سب امر ہے
اتر جاتی ہے سیدھی جاکے دل میں
نصیحت اس کی ہوتی با اثر ہے
مبارک ہوگیا اس کو ملا جب
اُسی نے کردیا مجھ کو ظفر ہے
معزز کیوں نہ ہوگی ذات اپنی
کہ اس کے پاؤں ہیں اور میرا سر ہے
صلہ ہے یہ غلامی کا یقیناً
کہ مجھ کو کردیا یوں تاجور ہے
مرے آباء نے کی اس کی غلامی
مرا بس یہ حوالہ معتبر ہے
حیاتِ دائمی اس کو ملے گی
خدا کے فضل کی جس پر نظر ہے
ہے یارو یہ جہاں اک جائے فانی
سرائے ہے قیامِ مختصر ہے
نہ جانے کب بلاوا کس کو آئے
کسے معلوم اس کی کیا خبر ہے
ہمیں کشکول جس نے دینا چاہا
وہ خود پھیلائے جھولی دربدر ہے
جنہیں تھا زعم طاقت ہیں کہاں اب
فقیرانہ صدا تو ہر نگر ہے
ہوئے ہیں خشک باقی سارے پودے
خدا کا شجر طیب باثمر ہے
اجاڑا پڑ رہا ہے ملکوں ملکوں
سکون و امن و راحت اپنے گھر ہے
عدو کے ہے مقدر میں اندھیرا
ہمارے گھر ملائک کا اتر ہے
مقدر میں ہمارے اَغۡلِبَنَّ
نوشتوں میں لکھی یہ بھی خبر ہے
اُدھر دشمن کرے ہے آہ و زاری
اِدھر للکارِ حق مثلِ ببر ہے
ہمارے پاؤں منزل چومتی ہے
کہ اک کامل ہمارا راہبر ہے
خدا والوں کی ہوتی ہے نشانی
انہیں نہ خوف دنیا کا نہ ڈر ہے
ولی، پیر و مجدّد ہیچ سارے
خلافت سب پہ حاوی بالا تر ہے
خلافت قائم و دائم رہے گی !
قیامت تک یہ اب محفوظ تر ہے
اب اس احمدؑ کے نعرے گونجتے ہیں
محمدؐ کا جو روحانی پسر ہے

ظفر اک رت جگا ہو جائے ایسا
کہ جس کی خوبصورت اک سحر ہے

(مبارک احمد ظفر۔ لندن)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

نیواشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ و نصلی علیٰ رُسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

بقیہ منصف کا جواب از صفحہ نمبر 2

بعض اسرار غیبیہ پر مطلع کرتا ہے اور نیز کبھی کبھی جب چاہتا ہے تو اپنے سچے رسول کے کامل متبعین پر جو اہل اسلام ہیں ان کی تابعداری کی وجہ سے اور نیز اس باعث سے کہ وہ اپنے رسول کے علوم کے وارث ہیں میں بعض اسرار پوشیدہ ان پر بھی کھولتا ہے تا ان کے صدق مذہب پر ایک نشان ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس بیان سے لالہ شرمپت چڑ گیا اور اس نے اسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مطالبہ کرنا شروع کر دیا کہ اگر اسلام کے متبعین کو دوسری قوموں پر ترجیح ہے تو اسی موقعہ پر اس ترجیح کو دکھلانا چاہیئے۔ حضورؑ نے اُسے ہر چند سمجھانے کی کوشش کی کہ اس میں خدا کا اختیار ہے انسان کا اس پر حکم نہیں لیکن اس کا اصرار بڑھتا چلا گیا۔ تب حضورؑ کے دل میں ڈالا گیا کہ یہ دشمن اسلام اسی مقدمہ میں شرمندہ اور لاجواب ہوجائے گا۔ آپ نے اسی غیبی جوش میں خدا کے حضور دعا کی کہ:

’’اے خداوند کریم تیرے نبی کی عزت اور عظمت سے یہ شخص سخت منکر ہے اور تیرے نشانوں اور پیشگوئیوں سے جو تو نے اپنے رسول پر ظاہر فرمائیں سخت انکاری ہے اور اس مقدمہ کی آخری حقیقت کھلنے پر یہ لاجواب ہوسکتا ہے اور تو ہر بات پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کوئی امر تیرے علم محیط سے مخفی نہیں۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ 269 حاشیہ درحاشیہ نمبر 1)

اللہ تعالیٰ نے آپ کی دُعا کو شرف قبولیت بخشا اور بذریعہ کشف آپؑ پر یہ منکشف فرمایا کہ چیف کورٹ سے مقدمے کی مثل سیشن کورٹ میں واپس آئے گی۔ جہاں اس (لالہ شرمپت) کے بھائی کی تو نصف قید معاف ہوجائے گی لیکن اس کا دوسرا ساتھی پوری سزا بھگتے گا۔ آپ نے یہ الٰہی خبر پاتے ہی لالہ شرمپت کے علاوہ ایک کثیر جماعت کو بھی اس کی خبر دے دی اور قادیان میں یہ پیشگوئی زبان زدعام ہوگئی اور ہر طرف اس کا چرچا ہوگیا۔

اس کے بعد جب بشمبر داس کی قید کی نسبت چیف کورٹ میں اپیل دائر کی گئی تو قادیان میں یہ افواہ جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی کہ اپیل منظور ہوگئی ہے اور بشمبر داس بری ہوگیا ہے۔ اس افواہ سے آریوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ حضرت مسیح موعودؑ چونکہ خدائی خبر کے ماتحت یہ اعلان کر چکے تھے کہ دونوں سزا پائیں گے اس لئے آپ کو سخت غم اور قلق گزرا۔ تب اللہ تعالیٰ نے عین بحالت نماز آپ کو خبر دی کہ لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ 636 حاشیہ درحاشیہ نمبر 4)

یعنی کچھ خوف نہ کر یقیناً تجھے ہی غلبہ نصیب ہوگا اور ان دشمنان اسلام کی جھوٹی خوشیاں پامال ہوجائیں گی۔

چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ حقیقت کھل گئی کہ یہ افواہ بالکل بے بنیاد ہے۔ محض اپیل لئے جانے کو ہی بشمبر داس کی بریت کی خبر سے مشہور کر دیا گیا ہے۔ اور بعد کے واقعات نے حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کی ہر پہلو سے تصدیق کردی۔ لالہ شرمپت نے جب یہ نشان دیکھا تو اس نے حضورؑ کی خدمت میں لکھا کہ آپ خدا کے ایک نیک بندے ہیں اس لئے اس نے آپ پر غیب کی باتیں ظاہر کردیں۔ (سراج منیر صفحہ 37)

تعجب ہے! ایک ہندو جو اسلام اور آنحضرت ﷺ سے شدید بغض رکھتا تھا اس پر بھی حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت اور پیشگوئیوں کی حقیقت واضح ہوگئی۔ ایک ہندو پر یہ حقیقت کھل گئی کہ واقعی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے حامیٔ اسلام اور فدائی دین مصطفیٰ ہیں اور خدا کے نیک بندے ہیں لیکن اسلام اور آنحضور ﷺ کی محبت کا دم بھرنے والے یہ ’’دین کے ذمہ دار‘‘ اس عرفان سے بے نصیب رہے۔

یہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کی حقیقت جسے معترض نے عام نجومیوں والی پیشگوئیاں قرار دے کر درحقیقت در پردہ اپنی اسلام دشمنی کا اظہار کر دیا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام پیشگوئیوں اور نشانات کا مقصد محض اور محض غیر مذاہب پر اسلام کا تفوق ثابت کرنا تھا نہ کہ کچھ اور۔

قارئین کرام! اب سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے اُس اقتباس کو ایک بار پھر غور سے پڑھیں جسے پیش کرتے وقت معترض کی یہودیانہ خصلت جاگ اُٹھی۔ شاید اسی لئے کہ اس میں حضورؑ نے معترض جیسے ہی لوگوں کو مخاطب کیا ہے۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:

’’بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کیلئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا۔‘‘

(روحانی خزائن جلد 5 آئینہ کمالات اسلام صفحہ 288)

یہ بالکل درست بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے جانچنے کیلئے آپ کی پیشگوئیوں سے بڑھ کر کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا۔ آپ کی ہر پیشگوئی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ بکمال وتمام پوری ہوئی۔ نمونہ کے طور پر خاکسار نے صرف دو کا اس جگہ ذکر کیا۔ قارئین خود فیصلہ کرلیں کہ اس اصول کے تحت کون صادق ہے اور کون کاذب!

معترض نے یہ لکھ کر کہ ’’مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان پیش گوئیوں کو ان کے پس منظر اور نتائج سمیت بلاکم وکاست ہدیہ قارئین کر دیا جائے تا کہ مرزا کا صدق و کذب خود اس کے تسلیم کردہ معیار کے مطابق منظر عام پر آجائے اور ہر شخص خود فیصلہ کرے کہ مرزا کے ’’یہ خدائی نشانات‘‘ اس کی صداقت کے نشانات ہیں یا اس کے کذب و بطلان کے۔‘‘ اپنی تحریف کاری اور بددیانتی کا ثبوت دیا ہے کیونکہ ابھی ہم ثابت کریں گے کہ معترض نے اپنے بیان کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں بلاکم وکاست بیان نہیں کیں بلکہ اُن میں تحریف کر کے انہیں توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے۔

چنانچہ معترض نے لکھا:

1884ء تک جب براہین احمدیہ کی چاروں جلدیں منظر عام پر آگئیں تو اس نے ان دونوں فرقوں کو دعوت دی کہ اگر ان کے نمائندے قادیان میں آکر سال بھر مقیم رہیں تو میرے ذریعہ انہیں اسلام کی صداقت کے معجزات دکھلائے جائیں گے اور یہ معجزات جہاں اسلام کی صداقت کی دلیل ہوں گے وہیں مرزا کے مجدد ہونے کا ثبوت بھی ہوں گے۔

اس طرح کی اعجاز نمائی کا دعویٰ اس نے 1885ء کے آغاز میں کیا اور سال بھر تک لوگ اس کے ظہور کے منتظر رہے۔ عام مسلمانوں میں جو جہالت وخوش عقیدگی اور مذہبی حمیت وعصبیت پائی جاتی تھی اس کے سبب مرزا کو یقین تھا کہ اس کشاکش میں مسلمانوں کی ہمدردیاں تمام تر اس کے ساتھ ہوں گی اور اس سے اس کے دعویٰ کے فروغ واشاعت میں مدد ملے گی۔

یہ ظاہر ہے کہ اپنے کاروبار سے دست کش ہوکر محض مرزا کا معجزہ دیکھنے کیلئے کوئی شخص قادیان میں مقیم نہیں رہ سکتا تھا نہ رہا، اس لئے مرزا کو موقع ہاتھ آ گیا اور اس نے مخالفین کی اس عدم توجہ کو اپنی فتح وحقانیت کا ثبوت قرار دیتے ہوئے ایک قدم اور آگے بڑھایا۔ یعنی آغاز جنوری 1886ء میں اپنے تین معتمد علیہ مریدوں کے ساتھ ہوشیارپور وارد ہوا اور مریدوں کو مختلف خدمات پر مامور ومعین کرکے ایک بالائی حجرے میں یکا وتنہا چلہ کشی شروع کی۔ چالیس دن کی اس مدت تنہائی میں اس نے علوم رمل وجفر اور فن نجوم سے کام لیکر متعدد پیشین گوئیاں تیار کیں اور 20 فروری 1886ء کو چلہ کشی سے فارغ ہوتے ہی ایک اشتہار پریس کے حوالے کیا۔ اس اشتہار میں اس نے یہ بشارت سنائی کہ میں نے سراج منیر نام کا ایک رسالہ تحریر کیا ہے جو چند ہفتوں میں مکمل ہوجائے گا۔ یہ رسالہ مخالفین اسلام کے سامنے ایسا چمکتا ہوا چراغ ہے جس کی ہر ایک سمت سے گوہر آبدار کی طرح روشنی نکل رہی ہے اور بڑی بڑی پیش گوئیوں پر جو ہنوز وقوع میں نہیں آئے مشتمل ہے۔

(مجموعہ اشتہارات: ج 1 ص 8-7)

یہ رسالہ تو شائع نہ ہوا کہ اس کی پیشین گوئیاں منظر عام پر آتیں، بلکہ براہین احمدیہ کی طرح اس کے نام پر بھی مرزا نے ایک خطیر رقم وصول کر کے ہضم کرلی۔ (رئیس قادیان: ص 112-113)

دیانت داری کا تقاضا یہ تھا کہ جناب معترض تحقیق کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حق وصداقت پر مبنی تحقیق کرتے اور اصل ماخذ کی طرف رجوع کرتے لیکن جیسا کہ ظاہر ہے کہ موصوف کا یہ بیان اُن کی ذاتی تحقیق کا نتیجہ نہیں بلکہ رئیس قادیان کا پس خوردہ ہے۔ اگر دل میں کچھ خدا کا خوف رکھ کر حق کے طالب بن کر خدا سے دعا کر کے تحقیق کرتے اور اصل ماخذ تک پہنچتے تو شاید انہیں امام الزمان کو ماننے کی توفیق مل جاتی۔ بہرحال معترض نے بغیر سوچے سمجھے جھوٹ بولا ہے۔ اس حقیقت سے قارئین کو باخبر کرنا ضروری ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں نشان نمائی کی پہلی باطل شکن دعوت 1882ء میں دی۔ یہ وہ دور تھا جب چاروں طرف سے دیگر مذاہب والے اسلام اور بانی اسلام کو اپنے ناپاک اعتراضات کا نشانہ بنا رہے تھے۔ مسلمانوں کے اندر کوئی نہیں تھا جو ان اعتراضات کا جواب دیتا۔ ایسے نازک دور میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے اسلام اور آنحضورؐ کی تاثیرات کو زندہ ثابت کرنے کیلئے اپنا وجود پیش کیا اور دنیا بھر میں منادی کرادی کہ اگر کوئی طالب حق قرآن مجید کی سچائی کے زندہ نشانات دیکھنا چاہتا ہے تو وہ آپ کے پاس آئے اور آپ کی صحبت میں صحت نیت کے ساتھ رہے تو وہ اپنی آنکھوں سے اسلام کی تائید میں زندہ نشانات دیکھے گا۔ (براہین احمدیہ حصہ سوم)

اس پہلے اعلان پر کسی غیر مسلم کو بہرحال توفیق نہ مل سکی کہ وہ اس فیصلہ کن آسمانی دعوت کو قبول کرتا اور اسلام کی صداقت کے نشانوں کا بچشم خود مشاہدہ کرتا البتہ پنڈت لیکھرام کے دماغ میں یہ خبط سما گیا کہ بجائے اس کے کہ وہ آپ کی نشان نمائی کی دعوت کو قبول کرتا۔ اس نے آپ کے پیش کردہ نشانوں کی تکذیب کی کوشش شروع کردی۔

اس نے لالہ ملاوامل اور لالہ شرمپت پر خط و کتابت کے ذریعہ زور ڈالا کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کے حق میں اپنی مصدقہ شہادتوں سے دستکش ہوجائیں۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا اور لیکھرام کی سازش ناکام ہوگئی۔ (تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 206)

مارچ 1885ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر ماموریت اور مجددیت کے دعاوی فرمائے۔ ان عظیم الشان دعاوی کے ساتھ ہی آپؑ نے مذاہب عالم کے سربرآوردہ لیڈروں اور رہنماؤں کو الٰہی بشارتوں کے تحت نشان نمائی کی عالمگیر دعوت دی کہ اگر وہ طالب صادق بن کر آپ کے یہاں ایک سال تک قیام کریں تو وہ ضرور اپنی آنکھوں سے دین اسلام کی حقانیت کے چمکتے ہوئے نشان مشاہدہ کرلیں گے اور اگر ایک سال رہ کر بھی وہ آسمانی نشان سے محروم رہیں تو انہیں دوسو روپیہ ماہوار کے حساب سے چوبیس سو روپیہ بطور جرمانہ پیش کیا جائے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 20-22)

حضور نے اس دعوت کی اشاعت عالمگیر طور پر کی۔ اور 20 ہزار کی تعداد میں اردو اور انگریزی اشتہارات شائع کئے اور ایشیاء، یورپ اور امریکہ کے تمام بڑے بڑے مذہبی لیڈروں، فرمانرواؤں، مہاراجوں، عالموں، مدبروں، مصنفوں اور نوابوں کو باقاعدہ رجسٹری کر کے بھجوائے اور ہر ناموراور معروف شخصیت تک یہ اشتہار پہنچایا۔

(سیرت المہدی حصہ دوم صفحہ 296-297)

ہندوستان سے باہر تو کسی شخص نے حضور علیہ السلام کی اس دعوت پر آمادگی کا اظہار نہ کیا ہاں ہندوستان سے تین آدمیوں نے آپؑ کی دعوت پر رضامندی کا اظہار کیا۔ ان کے نام تھے منشی اندرمن مرادآبادی۔ پادری سوفٹ اور پنڈت لیکھرام۔ بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ ان کی یہ آمادگی محض نمائش اور فریب تھی۔ چنانچہ ان میں سے منشی اندرمن

مراد آبادی اور پادری سوفٹ صاحب نے تو فرار اور گریز سے کام لیا لیکن پنڈت لیکھرام با قاعدہ قادیان آئے اور قادیان آکر بجائے اس کے کہ شریفانہ طریق پر جیسا کہ حق تھا حضور سے نشان نمائی کا مطالبہ کرتے، حضورؑ کے مخالفین سے جا ملے اور اسلام اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے خلاف ناپاک اور گندے اعتراضات کرنا شروع کر دیا۔ ان کی زبان اسلام اور بانی اسلام کے خلاف قینچی کی طرح چلتی تھی۔ پھر کس طرح انہوں نے اسلام اور بانی اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف گند بکا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق خدائی عذاب میں گرفتار ہوئے، یہ ایک طویل داستان ہے جس کا ذکر اپنے موقعہ پر آئے گا۔

اس جگہ یہ بیان کرنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ معترض نے یہ صریح جھوٹ بول کر اپنی عاقبت خراب کر لی کہ آپ کی اس دعوت پر کسی نے آمادگی کا اظہار نہیں کیا اور کوئی قادیان نہ آیا۔ کیونکہ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں پنڈت لیکھرام قادیان آیا اور خود خدا تعالیٰ کے قہر کا نشانہ بن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر گیا۔

جناب معترض نے دعویٰ تو بہت بڑا کیا کہ ہم بلاکم و کاست ان پیشگوئیوں کو ان کے پس منظر اور نتائج سمیت ہدیہ قارئین کریں گے مگر اپنے اس دعوے پر قائم نہ رہ سکے کیونکہ اس کے آغاز میں ہی جھوٹ بول دیا کہ حضورؑ کی نشان نمائی کی دعوت پر کوئی قادیان نہ آیا۔

پھر اگر معترض کو ان پیشگوئیوں کے پس منظر اور نتائج کو بلاکم و کاست بیان کرنے کا اتنا ہی شوق تھا تو انہیں یہ بھی بتانا چاہیئے تھا کہ قادیان کے ہندوؤں نے اس پر کیا ردعمل دکھایا۔ لیکن چونکہ ان کا مقصد سچائی کا اظہار نہیں تھا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نعوذ باللہ جھوٹا ثابت کرنا تھا۔ اس لئے جھوٹ پر جھوٹ بولتے چلے گئے۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہٗ زار و نزار

خود ہی جھوٹے ثابت ہو گئے اور ہونا بھی یہی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ آپؑ کے مخالفوں کو اسی راہ سے گرفتار کیا جس راہ سے وہ آپ پر حملہ آور ہوئے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے آپ کے خلاف ایک جھوٹے مقدمے میں گواہی دی اللہ تعالیٰ نے اس کا نام سرکاری ریکارڈ میں کذاب نام لکھوایا اور وہ ذلت اُسے اُٹھانی پڑی جو انبیاء کے مخالفین اُٹھایا کرتے تھے۔

اس جگہ مختصراً یہ بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ قادیان کے ہندوؤں نے اس دعوت نشان نمائی پر کیا ردعمل ظاہر کیا کیونکہ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے دو عظیم الشان نشانات کا ظہور ہوا۔

چنانچہ حضور نے جب یہ اعلان فرمایا تو قادیان کے ساہوکاروں اور دیگر ہندو صاحبان میں سے منشی تارا چند صاحب کھتری، لچھمن رام صاحب، پنڈت نہال چند صاحب وغیرہ دس صاحبان نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں ایک مخلصانہ چٹھی لکھی جس میں انہوں نے لکھا:

بعد ماوجب بکمال ادب عرض کی جاتی ہے کہ جس حالت میں آپ نے لنڈن اور امریکہ تک اس مضمون کے رجسٹری شدہ خط بھیجے ہیں کہ جو طالب صادق ہو اور ایک سال تک ہمارے پاس آکر قادیان میں ٹھہرے تو خدا تعالیٰ اس کو ایسے نشان در بارہ اثبات حقیت اسلام ضرور دکھائے گا کہ جو طاقت انسانی سے بالاتر ہوں سو ہم لوگ جو آپ کے ہمسایہ اور ہمشہری ہیں۔ لندن اور امریکہ والوں سے زیادہ تر حق دار ہیں.....

ہاں ایسے نشان ضرور چاہئیں جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہوں جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ وہ سچا اور پاک پرمیشر بوجہ آپ کی راست بازی دینی کے عین محبت اور کرپا کی راہ سے آپ کی دعاؤں کو قبول کر لیتا ہے اور قبولیت دعا سے قبل از وقوع اطلاع بخشتا ہے۔ یا آپ کو اپنے بعض اسرار خاصہ پر مطلع کرتا ہے اور بطور پیشگوئی ان پوشیدہ بھیدوں کی خبر آپ کو دیتا ہے یا ایسے عجیب طور سے آپ کی مدد اور حمایت کرتا ہے جیسے وہ قدیم سے اپنے برگزیدوں اور مقربوں اور بھگتوں اور خاص بندوں سے کرتا آیا ہے۔ سو آپ سوچ لیں کہ ہماری اس درخواست میں کچھ ہٹ دھرمی اور ضد نہیں ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 92-93)

اس خط کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ:

’’بعد ماوجب! آپ صاحبوں کا عنایت نامہ جس میں آپ نے آسمانی نشانوں کے دیکھنے کیلئے درخواست کی ہے مجھ کو ملا۔ چونکہ یہ خط سراسر انصاف و حق جوئی پر مبنی ہے اور ایک جماعت طالب حق نے جو عشرہ کاملہ ہے اس کو لکھا ہے اس لئے یہ تمام تر شکر گذاری اس کے مضمون کو قبول منظور کرتا ہوں۔ اور آپ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر آپ صاحبان ان عہود کے پابند رہیں گے کہ جو اپنے خط میں آپ لوگ کر چکے ہیں تو ضرور خدائے قادر مطلق جلشانہ کی تائید و نصرت سے ایک سال تک کوئی ایسا نشان آپ کو دکھلایا جائے گا جو انسانی طاقت سے بالاتر ہو۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 95)

فریقین کے مکمل خطوط اپنی تمہیدی عبارت کے ساتھ اسی وقت لالہ شرمپت رائے ممبر آریہ سماج قادیان نے تین گواہوں کی گواہی کے ساتھ معاہدہ کی شکل میں ریاض ہند پریس امرتسر میں بصورت اشتہار شائع کر دیئے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 91-96)

ساہوکار صاحبان کے مکتوب میں آسمانی نشان کیلئے ان الفاظ میں مدّت مقرر کی گئی تھی۔

’’سال شمار جو نشانوں کے دکھانے کیلئے مقرر کیا گیا ہے وہ ابتدائے ستمبر 1885ء سے شمار کیا جاوے گا جس کا اختتام ستمبر 1886ء کے اخیر تک ہو جائے گا۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 94)

اس مدت کے اندر دکھایا جانے والا عظیم الشان نشان مصلح موعودؓ کا نشان ہے جو اپنے اصل مقام پر بیان کیا جائے گا۔

اس جگہ یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھئے کہ ابھی میعاد مقررہ شروع بھی نہ ہوئی تھی کہ 5 اگست 1885ء کو آپؑ پر الہاماً منکشف ہوا کہ مرزا امام الدین و نظام الدین اکتیس ماہ کے اندر ایک سخت مصیبت میں مبتلا کئے جائیں گے چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں۔

’’مرزا امام الدین و نظام الدین کی نسبت مجھے الہام ہوا کہ اکتیس ماہ تک اُن پر ایک سخت مصیبت پڑے گی یعنی ان کے اہل و عیال و اولاد میں سے کسی مرد یا کسی عورت کا انتقال ہو جائے گا۔ جس سے اُن کو سخت تکلیف اور تفرقہ پہنچے گا۔ آج ہی کی تاریخ کے حساب سے جو تئیس ساون ۱۹۴۲ بمطابق ۵ اگست ۱۸۸۵ء ہے یہ واقعہ ظہور میں آئے گا۔ مرقوم ۵ اگست ۱۸۸۵ء‘‘

(تذکرہ ۔ مجموعہ الہامات، کشوف و رؤیا۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ صفحہ ۱۰۳)

حضرت مسیح موعودؑ نے یہ خبر پاتے ہی اس معاہدہ میں شامل چار ہندوؤں کے دستخط کرا لئے۔ چنانچہ ٹھیک اکتیسویں مہینے یعنی فروری ۱۸۸۸ میں مرزا نظام الدین اور مرزا امام الدین کی بھتیجی ایک چھوٹا بچہ چھوڑ کر فوت ہو گئی (اعلان مورخہ ۲۰ مارچ ۱۸۸۸ء مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۴۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی پوری آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئی مگر افسوس کہ معاہدہ کے مطابق مقامی ہندوؤں کی طرف سے نہ صرف اس نشان کی اشاعت نہ کی گئی بلکہ اصل میعاد کے ختم ہونے سے چند روز پہلے ہی یہ شور و غوغا مچانا شروع کر دیا کہ پیشگوئی غلط نکلی اور جب پیشگوئی کا ظہور ہو گیا تو انہوں نے سکوت اختیار کر لیا لیکن حق کا اعتراف کرنے کی انہیں توفیق نہ مل سکی۔

(تاریخ احمدیت جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۴)

کتاب سراج منیر کے متعلق معترض نے جو کذب بیانی کی ہے اس کا حال قارئین اخبار بدر مورخہ 30 جنوری 6 فروری 2014 کی اشاعت میں تفصیل سے ملاحظہ کر چکے ہیں۔

(جاری)

تنویر احمد ناصر۔ قادیان

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

نہیں کیا جا سکتا کہ دھریہ لوگ کہتے ہیں کہ جی ہم عقل سے خدا تعالیٰ کو کس طرح سمجھیں یا صرف عقل سے ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ فرمایا محض اپنی طاقت سے دریافت نہیں کر سکتیں عقول انسانیہ محض اپنی طاقت سے دریافت نہیں کر سکتیں کوئی برہان عقلی اس کے وجود پر قطعی دلیل نہیں ہو سکتی (کوئی عقلی دلیل اس کے وجود پر قطعی دلیل نہیں ہو سکتی) کیونکہ عقل کی دوڑ اور سعی صرف اِس حد تک ہے کہ اس عالم کی صنعتوں پر نظر کر کے صانع کی ضرورت محسوس کرے (عقل زیادہ سے زیادہ یہیں تک پہنچ سکتی ہے کہ کسی چیز کو دیکھ کر بتائے کہ اس کو کسی نے بنایا ہے) مگر ضرورت کا محسوس کرنا اور شئے ہے اور اس درجہ عین الیقین تک پہنچنا جس خدا کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے وہ درحقیقت موجود بھی ہے یہ اور بات ہے۔ (ایک خدا کی ضرورت ہے وہ موجود بھی ہے کہ نہیں یہ بالکل اور بات ہے) اور چونکہ عقل کا طریق ناقص اور ناتمام اور مشتبہ ہے اسلئے ہر ایک فلسفی محض عقل کے ذریعہ سے خدا کو شناخت نہیں کر سکتا بلکہ اکثر ایسے لوگ جو محض عقل کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا پتہ لگانا چاہتے ہیں آخر کار دہریہ بن جاتے ہیں۔

پھر خدا کے وجود پر یقین دلوانے کے لئے ایسا یقین جو انسان کی توجہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی طرف ہر معاملے میں رکھے آپ فرماتے ہیں بڑے درد سے فرماتے ہیں کہ ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا بد بخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس زندہ خدا کا پیغام اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی اتباع میں دنیا کو پہنچانے والے ہوں اور دنیا کو یہ احساس دلانے والے ہوں کہ زندہ خدا موجود ہے۔ اب بھی سنتا ہے نشان بھی دکھاتا ہے۔ اس کی طرف لوٹو۔ اس کی طرف آؤ اور ہم خود بھی اس خدا سے زندہ تعلق پیدا کرنے والے ہوں اور اس تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔ اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اس کی صفات کا صحیح ادراک حاصل کرنے والے ہوں۔ اس کے انعامات کے وارث ہوں اور ہماری نسلیں بھی ہم بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شرک سے ہر طرح محفوظ رہیں۔

⁂

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager : 09464066686
Editor: 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday Ist May 2014 IssueNo.18

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

زندہ خدا موجود ہے، اب بھی سنتا ہے، نشان بھی دکھاتا ہے، اس کی طرف لوٹو، اس کی طرف آؤ

اور ہم خود بھی اس خدا سے زندہ تعلق پیدا کرنے والے ہوں اور اس تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں، اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں، اس کی صفات کا صحیح ادراک حاصل کرنے والے ہوں، اس کے انعامات کے وارث ہوں اور ہماری نسلیں بھی، ہم بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شرک سے ہر طرح محفوظ رہیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18/اپریل 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات پیش کروں گا جن میں آپ نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی کیا حقیقت ہے؟ اس کا مرتبہ کیا ہے؟ اس کے سب طاقتوں کے مالک اور واحد و یگانہ ہونے کا مقام ہے نیز یہ بھی کہ وہی ہے جو تمام مخلوق کا خالق ہے۔ ہر چیز کو فنا ہے اور اس کو فنا نہیں۔ آپ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ اس کائنات کے خدا تک پہنچنے کا ذریعہ اب صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہی خدا تک پہنچا جا سکتا ہے۔ جس کا حسن و احسان میں کوئی ثانی نہیں۔ آپ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو دیکھنے کے لئے اس کی طرف خالص ہو کر جھکنا ضروری ہے۔ اس کی عبادت بجا لانا ضروری ہے۔ پھر جب یہ حالت ہوتی ہے انسان کی تو پھر دوڑ کر خدا تعالیٰ انسان کو گلے لگاتا ہے اور اس پر اپنے فضلوں کی بارش برساتا ہے۔ پس آپ نے بڑے درد سے فرمایا کہ ایسے خدا سے تعلق جوڑو تا کہ اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے بن سکو۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

خدا آسمان و زمین کا نور ہے۔ یعنی ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے۔ خواہ وہ ارواح میں ہے۔ خواہ وہ اجسام میں ہے۔ خواہ ذاتی ہے خواہ عرضی خواہ ظاہری ہے خواہ باطنی ہے خواہ ذہنی ہے خواہ خارجی ہے۔ یعنی ہر قسم کا نور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اللہ تعالیٰ ہی نور ہے جو جسموں میں نظر آتا ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت رب العالمین کا فیض عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے اور کوئی اس کے فیض سے خالی نہیں۔

پھر فرمایا قرآن کریم میں ہمارا خدا اپنی خوبیوں کے بارے میں فرماتا ہے :

قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ۔ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

یعنی تمہارا خدا وہ خدا ہے جو اپنی ذات اور صفات میں واحد ہے نہ کوئی ذات اس کی ذات جیسی ازلی اور ابدی ہے نہ کسی چیز کے صفات اس کی صفات کے مانند ہیں۔ انسان کا علم کسی معلم کا محتاج ہے اور پھر محدود ہے مگر اس کا علم (یعنی خدا تعالیٰ کا علم) کسی معلم کا محتاج نہیں اور با ایں ہمہ غیر محدود ہے۔ انسان کی شنوائی ہوا کی محتاج ہے اور محدود ہے مگر خدا کی شنوائی ذاتی طاقت سے ہے اور محدود نہیں۔ انسان کی بینائی سورج یا کسی دوسری روشنی کی محتاج ہے اور پھر محدود ہے مگر خدا کی بینائی ذاتی روشنی سے ہے اور غیر محدود ہے۔ ایسا ہی انسان کی پیدا کرنے کی قدرت کسی مادہ کی محتاج ہے اور نیز وقت کی محتاج ہے اور پھر محدود ہے۔ لیکن خدا کی پیدا کرنے کی قدرت نہ کسی مادہ کی محتاج ہے نہ کسی وقت کی محتاج ہے اور غیر محدود ہے کیونکہ اس کی تمام صفات بے مثل و مانند ہیں اور جیسے کہ اس کی کوئی مثل نہیں اس کی صفات کی بھی کوئی مثل نہیں۔ اگر ایک صفت میں وہ ناقص ہو تو پھر تمام صفات میں ناقص ہوگا۔ اس لئے اس کی توحید قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اپنی ذات کی طرح اپنی تمام صفات میں بے مثل و مانند نہ ہو۔ پھر اس سے آگے آپ فرماتے ہیں کہ اس سے آگے آیت ممدوحہ بالا کے یہ معنی ہیں کہ خدا نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کوئی اس کا بیٹا ہے۔ کیونکہ وہ غنی بالذات ہے۔ اس کو نہ باپ کی حاجت ہے اور نہ بیٹے کی۔ یہ توحید ہے جو قرآن شریف نے سکھلائی ہے جو مدار ایمان ہے۔

پھر خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی عقلی دلیل دیتے ہوئے آپ قرآن شریف کے عقائد سے ہی استنباط کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ پھر بعد اس کے اس کے وحدہ لا شریک ہونے پر ایک عقلی دلیل بیان فرمائی اور کہا لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا۔ پھر انبیاء کی آیت 23 ہے۔

پھر فرمایا وما کان معہ من الہ۔

یعنی اگر زمین و آسمان میں بجز اس کے ایک ذات جامع صفات کاملہ کے کوئی اور بھی خدا ہوتا تو دونوں بگڑ جاتے۔ کیونکہ ضرور تھا کہ کبھی وہ جماعت خدائیوں کی ایک دوسرے کے برخلاف کام کرتے۔ پس اسی پھوٹ اور اختلاف سے عالم میں فساد راہ پاتا اور نیز اگر الگ الگ خالق ہوتے تو ہر واحد ان میں سے اپنی ہی مخلوق کی بھلائی چاہتا اور ان کے آرام کے لئے دوسروں کا برباد کرنا روا رکھتا پس یہ بھی موجب فساد عالم ٹھہرتا۔

پس سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ ایک سے زیادہ کوئی خدا ہو۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔

مذہب اسلام کے تمام احکام کی اصل غرض یہی ہے کہ وہ حقیقت جو لفظ اسلام میں مخفی ہے اس تک پہنچایا جائے۔ اسی غرض کے لحاظ سے قرآن شریف میں ایسی تعلیمیں ہیں کہ جو خدا کو پیارا بنانے کے لئے کوشش کر رہی ہیں۔ کہیں اس کے حسن و جمال کو دکھاتی ہیں کہیں اس کے احسانوں کو یاد دلاتی ہیں۔ کیونکہ کسی کی محبت یا تو حسن کے ذریعہ سے دل میں بیٹھتی ہے اور یا احسان کے ذریعہ سے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ خدا اپنی تمام خوبیوں کے لحاظ سے واحد لاشریک ہے کوئی بھی اس میں نقص نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا (تمام صفات اس میں جمع ہیں کامل طور پر) اور مظہر ہے تمام پاک قدرتوں کا (ہر پاک قدرت کے اظہار اس سے ہو رہے ہوتے ہیں) اور مبدأ ہے تمام مخلوق کا اور سرچشمہ ہے تمام فیضوں کا۔ (تمام فیض اسی سے ملتے ہیں) اور مالک ہے تمام جزا سزا کا۔ اور مرجع ہے تمام امور کا اور نزدیک ہے باوجود دوری کے اور دور ہے باوجود نزدیکی کے۔ وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے اور وہ سب چیزوں سے زیادہ پوشیدہ ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس سے کوئی زیادہ ظاہر ہے۔ وہ زندہ ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ زندہ ہے۔ (حیؔ کا مطلب یہی ہے کہ زندہ بھی ہے اور زندہ رکھنے والا بھی ہے) وہ قائم ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ قائم ہے۔ اس نے ہر یک چیز کو اٹھا رکھا ہے اور کوئی چیز نہیں جس نے اس کو اٹھا رکھا ہو۔ (یعنی ہر چیز کا انحصار اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہی ہے) کوئی چیز نہیں جو اس کے بغیر خود بخود پیدا ہوئی ہے یا اس کے بغیر خود بخود جی سکتی ہے۔ وہ ہر یک چیز پر محیط ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ کیسا احاطہ ہے۔ وہ آسمان اور زمین کی ہر یک چیز کا نور ہے اور ہر یک نور اسی کے ہاتھ سے چمکا۔ اور اسی کی ذات کا پرتوہ ہے۔ وہ تمام عالموں کا پروردگار ہے۔ کوئی روح نہیں جو اس سے پرورش نہ پاتی ہو اور خود بخود ہو۔ کسی روح کی کوئی قوت نہیں جو اس سے نہ ملی ہو اور خود بخود ہو۔ اور اس کی رحمتیں دو قسم کی ہیں ایک وہ جو بغیر سبقت عمل کسی عامل کے قدیم سے ظہور پذیر ہیں جیسا کہ زمین اور آسمان اور سورج اور چاند اور ستارے اور پانی اور آگ اور ہوا اور تمام ذرات اس عالم کے جو ہمارے آرام کے لئے بنائے گئے ہیں۔ ایسا ہی جن جن چیزوں کی ہمیں ضرورت تھی وہ تمام چیزیں ہماری پیدائش سے پہلے ہی ہمارے لئے مہیا کی گئیں اور یہ سب اس وقت کیا گیا جبکہ ہم خود موجود نہ تھے۔ نہ ہمارا کوئی عمل تھا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سورج میرے عمل کی وجہ سے پیدا کیا گیا یا زمین میرے کسی شدھ کرم کے سبب سے بنائی گئی۔ غرض یہ وہ رحمت ہے جو انسان اور اس کے عملوں سے پہلے ظاہر ہو چکی ہے جو کسی کے عمل کا نتیجہ نہیں دوسری رحمت وہ ہے جو اعمال پر مترتب ہوتی ہے (جب عمل کرو نیک عمل کرو ان کا پھر اللہ تعالیٰ اس کی جزا دیتا ہے)

پھر یہ آپ نے بیان فرمایا کہ اب خدا تک پہنچنے کے لئے ایک ہی راستہ ہے اس زمانے میں اور وہ راستہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

اس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارا ذرہ ذرہ وجود کا سجدہ کرتا ہے جس کے ہاتھ سے ہر ایک روح اور ہر ایک ذرہ مخلوقات کا مع اپنی تمام قویٰ کے ظہور پذیر ہوا اور جس کے وجود سے ہر ایک وجود قائم ہے اور کوئی چیز نہ اس کے علم سے باہر ہے اور نہ اس کے تصرف سے نہ اس کی خلق سے۔ اور ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے سو ہم نے ایسے رسول کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا اور ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا اس کی قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے جس کے بغیر کسی چیز نے نقش وجود نہیں پکڑا اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی۔ وہ ہمارا سچا خدا بیشمار برکتوں والا ہے اور بیشمار قدرتوں والا اور بیشمار حسن والا بے شمار احسان والا اس کے سوا کوئی اور خدا نہیں۔

پھر ایسے لوگوں کے بارے میں جو خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے آپ فرماتے ہیں۔ کہ خدا کی ذات غیب الغیب اور وراء الوراء اور نہایت مخفی واقع ہوئی ہے جس کو عقول انسانیہ محض اپنی طاقت سے دریافت نہیں کر سکتیں (وہ چھپی ہوئی ہستی ہے اور اس کو صرف عقلوں سے محفوظ

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان